Scan: http://www.new.dli.ernet.in/
PDF: http://www.KetabFarsi.com

بعون صانع بیچون مکان فضل و خلاق زمین و زمان

الحمد للہ کہ صحیفۂ یادگار زمانہ و نسخۂ نادر یگانہ جامع حالات سلاطین دکن و بعض مشائخ ہند بخط خوش

الموسوم بہ

ترجمۂ تاریخ فرشتہ اردو

جلد اول

بکمال تصحیح و صرف زر کثیر بنظر اتحاف مشتاقان فن سیر و افادۂ عام اُردو زبان سلیس میں جامۂ ترجمہ سے مزین ہو کر

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور لکھنؤ میں طبع سے آراستہ ہوا

اعلان - حق ترجمہ اس کتاب کا بحق نولکشور پریس محفوظ ہے۔

P. U2969
Checked

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصرعہ برجستہ بسم اللہ ہو۔ ثنائی خدا آگاہ ہو۔ اسمین ہر نام خدا نام خدا۔ جو محیط کل ہو اور سب سے جدا۔ جسنے بسم اللہ سے کی ابتدا۔ ہے یقینی اسکو حاصل انتہا۔ اما بعد رائے عالم دانشمندان روشن ضمیر پر مخفی نرہے کہ تمہید اس مجموعہ کی اوپر ایک مقدمہ اور بارہ مقالہ اور خاتمہ کے ہی مقدمہ ظہور اسلام کی کیفیت مین مقالہ اول سلاطین لاہور کے ذکر مین۔ مقالہ دوسرا دہلی کے بادشاہون کے بیانمین۔ مقالہ تیسرا شاہان دکن کے مذکور مین۔ مقالہ چوتھا شاہان گجرات کے اذکار مین۔ مقالہ پانچوان سلاطین مالوہ کے تذکرہ مین۔ مقالہ چھٹا شاہان خاندیس کے بیانمین۔ مقالہ ساتوان ذکر شاہان بنگالہ مین۔ مقالہ آٹھوان ملتان کے شاہون کے تذکرہ مین۔ مقالہ نوان سندھ کے شاہون کے ذکر مین۔ مقالہ دسوان کشمیر کے شاہون کی صفت مین۔ مقالہ گیارھوان ملیبار کے فرمانروایون کی توصیف مین۔ مقالہ بارھوان مشائخین ہندوستان کے حالات مین مقدمہ معتقدات اہل ہند مین اور ذکر راون کا اور بیان کیفیت ظہور اسلام کا اس بلاد مین واضح ہو کہ کتاب مہابھارت سے زیادہ کوئی کتاب مبسوط[1] اور معتبر درمیان اس طائفہ کے نہین ہے اور اسے شیخ ابوالفضل فیضی بن شیخ مبارک نے عہد سلطنت جلال الدین محمد اکبرشاہ مین ہندی عبارت سے فارسی مین ترجمہ کیا اور اسمین ایک لاکھ بیت سے متجاوز ہی مصنف اس کتاب کا بطور کوتاہ کرنے سخن اور اختصار کلام کے خلاصہ اسکا اس مقام مین تحریر کرتا ہی تو طالبان آثار اسکے مطالعہ سے حظ وافی اٹھا کر آغاز سے انجام تک مستفید ہون مخفی نرہے کہ ممالک ہند مین کیا خانوادہ حکمت اور کیا زمرہ ریاضت اور کیا اصحاب نقاہت نے کیفیت پیدایش عالم مین اختلاف کیا ہی انمین سے تیرہ طریق جو کتاب مہابھارت مین مذکور ہین اور دلیل لانے والون کے روبرو انمین سے کوئی طریق اس قبیل کا نہین کہ

[1] مبسوط از ... معتبر ... ۱۲

جس سے خاطر تحقیق طلب کو ایک اطمینان بخشے اور آرزو اُسکی قدرے برآوے نظم سرشتہ کار آفرینش ٭
دیدن نتوان بچشم بینش ٭ این رشتہ قضا نہ آنچنان یافت ٭ کورا سر رشتہ توان یافت ٭ سررشتۂ قدرت
خدائی ٭ ہرکس نکند گرہ کشائی ٭ مدار گردش روزگار بوقلمون کا ہنود کے اعتقاد ناقص مین چار دور پر ہی
اول ست جگ - دوسرا ترتا جگ - تیسرا دواپر جگ - چوتھا کلجگ - جسوقت کہ دور کلجگ تمام ہوتا ہی پھر سرنو
دور ست جگ آتا ہی اور کلجگ پر منتہی ہوتا ہی وعلی ہذا القیاس ہمیشہ احوال اس جہان کا اوپر اسی طرح کے
رہا اور رہیگا اور ابتدا اور انتہا سے کوئی نشان پیدا نہین ہی اور ایک کتب معتبرہ سے مطالعہ ہوا کہ ایک
شخص نے صاحب سلونی مادون العرش وفوق الفرش یعنی علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ یا امیرالمومنین
آدم سے تین ہزار سال پیشتر کون تھا فرمایا کہ آدم جب یہ معنی تین مرتبہ تکرار پائے وہ سائل سر بگریبان اور ساکت
ہوا اُسوقت حضرت شاہ ولایت پناہ نے ارشاد کیا کہ اگر تو مجھسے تیس مرتبہ پوچھتا کہ آدم سے پیشتر کون تھا یہی کہتا
مین کہ آدم اُس سے بھی کہنگی عالم کی استنباط اور استخراج ہو سکتی ہی اور ہنود کے اقوال بھی محض ترہات یعنی باطل اور
لہو آمیز شمار نہین ہو سکتے اور بعضے برائمہ سلف کے قول سے مستفاد ہوتا ہی کہ عالم منتہی ہوتا ہی اور حشر و نشر کا روز
حق ہی اور مدققین یعنی کام باریک کرنے والے اور محققین یعنی تحقیق کرنے والے اُنکے ان باتون کی تاویل کرتے ہین
بہرحال مدت ست جگ کی سترہ لاکھ اور اٹھائیس ہزار سال مشہور ہی اور اس دور مین وضاع جہانیان کی صلاح
وسداد یعنی نیکی و راستی اور درستی کردار اور گفتار کی ہی اور وضیع و شریف اور فقیر و غنی براہ ہاے راستی
و درستی اور مرضیات الٰہی سے تجاوز اور تفاوت نہین کرتے ہین اور اس عہد مین انسان کی عمر طبیعی لاکھ برس کی
مشہور ہی سبحان اللہ وبحمدہ یہ کیا بات ہی اور کیا عمر رباعی زین شش درہ کہن بجز نام کہ یافت ٭ ماہیت این جنبش
و آرام کہ یافت ٭ اندیشہ درین طلسم سربستہ خطاست ٭ آغاز جہان کہ دید انجام کہ یافت ٭ اور امتداد
یعنی درازی ایام ترتا جگ کی بارہ لاکھ اور چھیانوے ہزار سال متعارف ہی اور اس زمانہ مین تین حصہ
اوضاع مردم کی رضاے الٰہی کے موافق ہی اور عمر طبیعی انسان کی دس ہزار سال معروف ہی اور تیسرا دور
کہ عبارت دواپر جگ سے ہی آٹھ لاکھ اور چوسٹھ ہزار سال متداول یعنی از یکدیگر نوبت بنوبت گرفتہ شدہ
و دست بدست گردانیدہ شدہ ہی اور ان اوقات مین طرز و روش عالم کے رہنے والون کی درست
گفتاری اور راست کرداری ہی اور عمر طبیعی انسان کی ہزار سال مشہور ہی اور عمر بابا آدم اور نوح اور
مثل ان بزرگوارون کی ہزار اور قریب ہزار سال کے نشان دیتے ہین اہل ہند قبول کرتے ہین اور کہتے
ہین جو یہ لوگ اواخر دور دواپر جگ مین پیدا ہوئے تھے اس وجہ سے اسی قدر انکی عمر واقع ہوئی اور مدت
دور چہارم یعنی کلجگ کی چار لاکھ اور بتیس ہزار سال مستعمل ہی اور اس دور مین تین حصہ اطوار ساکنان عالم
کی ناراستی اور نادرستی پر ہین اور عمر طبیعی اس عہد مین سو برس اور ضابطہ ایام ہر دور کا وہ ہی کہ مقدار
کلجگ کی جسوقت ایزاد ہووے دواپر جگ کی مدت ہی اور جسوقت مقدار دواپر جگ اضافہ ہو
مدت ترتا جگ ہوا اور جب مقدار ترتا جگ زیادہ ہووے ست جگ کی مدت ہی اور اب اہل ہند کے
احساب سے کہ تاریخ ہجرت رسالت پناہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہزار پندرہ کی ہو چکی ہی

دور کلجگ سے چار ہزار اور چھ سو اور چوراسی برس آخر ہوئے ہین زہے کنگی عالم دخے طرفگی آدم رباعی
سر رشتۂ عالم کہن پیدا نیست ٭ زین کہنہ صحیفہ یک سخن پیدا نیست ٭ ہر چند بگرد این جہان میگردم ٭
زین چنبر گردون سر و بن پیدا نیست ٭ اور اہل ہند کا اتفاق ہی کہ حضرت باری نے پہلے پانچ عنصر پیدا کیے چار
مشہور یعنی خاک لے - باد - آب سلہ - آتش اور پانچوان اکاش اور اُسکے بعد ایک شخص مجرد نہاد و آتش نژاد کہ مسمیٰ
بہ برہما ہی باختلاف روایات پردۂ نیستی سے جلوۂ ہستی مین لایا اُسکو وسیلہ ابداع آفرینش یعنی پیدا کرنا ایک چیز کا کہ
تازہ اور نئی ہو اور سبب ایجاد عالم کیا اور مراد عنصر سے آکاس عوام ہند کہتے ہین آسمان ہی اور خواص اُنکے تکذیب
آسمان کی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ حکماے ہند وجود آسمانی کے قائل نہین ہین اور جو کچھ دکھائی دیتا ہی ہوا ہی
اور یہ کواکب جو نظر آتے ہین ذات قدسیۂ بزرگان سلف کی ہی کہ ریاضات نفس الامریہ و عبادات قدسیہ کے
وسیلہ سے نورانی ہیکل اور روحانی پیکر ہو کر کے تخلق ساتھ اخلاق الٰہی اور تشبہ ساتھ اوصاف نامتناہی کے
پیدا کر کے اوپر مدارج ارتفاع کے سیر کرتے ہین اور ساتھ ارادت نفسیہ کے بیچ عالم علوی کے پرواز فرماتے ہین
اور بعض کہ مرتبہ کمال کو پہونچے ہین ستارے بزرگ ہو کر کے عالم سفلی کی طرف ہرگز رجوع نہین کرتے ہین اور بعض کہ
دون مرتبہ کمال ہین بقدر حال اوپر آسمان بلندی اور سرداری کے صعود کر کے پھر عالم سفلی کی طرف ہبوط کرتے ہین
پس عنصر آکاسی جیسا کہ اُنکی کتب مبسوط مین مذکور ہی اور معنی رکھتے ہین اُسے مطالعہ فرما کر دریافت کرین کہ بیان
اُسکا اس مقام مین موجب تطویل سمجھکر قلم انداز ہوا رباعی بر ہر سر نوک خامہ حرفے دگر است ٭ وان در یقین
بہ تجر تو حرفے دگر است ٭ از حرف نگار این گرہ نہ کشاید ٭ دانندۂ راز این شگرفے دگر است ٭ اور خالق کے
اذن سے برہمانے انسان کو مکمن خفا سے بیچ منصۂ ظہور کے جلوہ گر کر کے چار گروہ کیے برہمن - چھتری - بیش - سودر
اور اُسنے طائفہ اولیٰ کو مجاہدات اور ریاضات اور حفظ احکام اور حدود کے لیے معین کر کے عالم معنوی کی
پیشوائی سپرد فرمائی اور گروہ ثانی کو مسند ریاست اور حکومت صوری پر نصب کر کے مقتدائی عالم ظاہری کی
عنایت فرما کر ذریعہ انتظام عالمیان کیا اور فرقۂ ثالث کو واسطے کاشتکاری اور حصول مکاسب اور تمام
پیشون کے تعین کیا اور جماعت رابع کو اقدام خدمت پر مقرر فرمایا اور بمقتضاے تائیدات یزدانی اور
الہامات ربانی برہمانے ایسی کتاب کہ متضمن صلاح معاد اور معاش کے ہو ظہور مین لایا اور اُسکو بید
کہتے ہین اور القاے الٰہی سے عقل تجرد شعار نے اُسکو ایسا قانون کہ کثرت کو خلوت خانۂ وحدت مین پھیر لاوے
اور انتظام اجناس خلائق اور صنوف طوائف دیوے اختراع کیا اور ضوابط چند اور مسائل متعدد اندراج
کر کے ساتھ کتاب الٰہی کے مشہور کیا عوام الناس کے واسطے مہار دربینی ہو کر ایک قائد آگے اور سائق پیچھے سے
ہو اور مقارتم اور آلا پر چلنے والے راہ راست کے رہین اور بید کی کتاب مین لاکھ اشلوک ہین اور اشلوک چار چرن
سے عبارت ہو اور چار چرن کمتر ایک اچھر اور زیادہ چھبیس اچھر سے نہین ہوتا ہی اور اچھر سنسکرت زبان مین ایک
حرف کو کہتے ہین یا دو حرف ثانی ساکن کو اور دانایان ہند کا اتفاق ہی کہ عمر گرامی اس اعجوبۃ الخلائق کی کہ مخترع
کتاب مذکور ہی سو سال غیر عرفی ہی کسواسطے ہر سال اُسکا تین سو اور ساٹھ دن نشان دیتے ہین اور ہر ایک دن
شامل کیا گیا اوپر چار ہزار سال دور مذکور کے ہی اور ہر ایک شب بدستور اور ہر ایکدن متضمن برابر جگ مسطور کے ہی

لہ [illegible] دریدہ ... آوردن یعنی پیدا کردن ... سلہ آب ... [illegible] ۱۲ غیاث ... [illegible] ۱۲ غیاث ... [illegible] ۱۲ غیاث ... [illegible] ۱۲ غیاث

اور براہمہ دانشور متفق ہین اس زمانہ تک کہ قلم مشکین رقم بیچ تحریر اس بیان کے ہو بہت سے برہما عالم ظہور مین آئے ہین اور پردہ نیستی مین خرامان ہوے ہین اور ثقات براہمہ سے سُنا گیا کہ یہ برہما کہ موجود ہزار یکم ہی کہ اسکی عمر سے پچاس برس اور نصف روز گذرا اور شروع نصف آخر روز ہی نظم ای دو جہان ذرۂ از راہ تو ٭ ہیچ تراز ہیچ بدرگاہ تو ٭ فکرت مارا بدرت راہ نیست ٭ جز تو کس از سرّ تو آگاہ نیست ٭ بکہ زبیچارگی جان خویش ٭ معترف آئیم بہ نقصان خویش ٭ بردرت ای مایہ دہ زندگی ٭ پیشۂ ما نیست بجز بندگی ٭ حاکیان آن حکایت اور ناقلان روایت یون بیان کرتے ہین کہ نصف آخر دوا پر یگ شہرہاے ہندوستان جنت نشان سے جسکا نام ہستنا پور ہی ایک راجہ کھتری تھا اور وہ تخت دادگستری پر متمکن ہوکر رعیت پروری کرتا تھا اور نام نامی اسکا راجہ بھرت تھا اسکے بعد سات فرزند اسکے بطناً بعد بطن تخت فرمانروائی پر اجلاس کرکے خلوتخانہ ممات کی طرف راہی ہوے اور آٹھوین بار اسکی نسل سے ایک فرزند پیدا ہوا کہ اسم اسکا راجہ کورتھا اور کورکھیت تھانیسر کہ ایک شہر بزرگ ہی اسی کے اسم پر شہرت رکھتا ہی اور اسکی اولاد کو کوروان کہتے ہین اور چھٹی مرتبہ ایک فرزند اسکی اولاد سے پیدا ہوا اور اسم اسکا جترج رکھا اور وہ راجہ بزرگ ہوا اس سے دو فرزند متولد ہوئے ایک دھرتراشٹر دوسرا پنڈ اگرچہ دھرتراشٹر خلف الصدق یعنی بڑا بیٹا تھا لیکن بسبب نابینا ہونیکے ریاست اور راج اسکے چھوٹے بھائی کو کہ پنڈ تھا متعلق ہوا اور بزرگی اسکی حد نہایت اور رفاہیت سے گذری کہ فرزند اسکے اسکے اسم سے ہمنام ہوئے اور خلائق انھین پنڈوان کہنے لگی اور پنڈ کے پانچ فرزند تھے جدھشٹر اور بھیم سین اور ارجن اور ان تینون کی مان مسماۃ کنتی تھی اور چوتھے کا نام نکل اور پانچوین کا سہدیو تھا ان دونون کی مان مسماۃ بماوری ہی اور دھرتراشٹر کے ایکسو اور ایک فرزند تھے سو فرزند مسماۃ گندھاری کے شکم سے کہ وہ قندھار کے راجہ کی بیٹی تھی متولد ہوے اور سب سے بزرگ سب سے دریودھن تھا اور ایک بیٹا اور ریو چیہ نام دختر بقال سے پیدا ہوا اور کوروان مشہور عبارت ان فرزندون سے ہین القصہ جب پنڈ نے قضاے الٰہی سے رخت ہستی عالم باقی کی طرف کھینچا ظاہر احکومت دھرتراشٹر کے تعلق ہوئی اور معنی یعنی باطن مین سلطنت اسکے فرزندون کے نصیب تھی بالتخصیص دریودھن کو کہ بڑا بیٹا اسکا تھا اور دریودھن کہ دشمن گذاری دین سلطنت مین ضروریات سے اور دفع کرنا دشمنون کا شریعت احتیاط مین مرضیات سے ہی پنڈون سے متوہم ہوکر انکے اخراج کی فکر مین ہوا اور دھرتراشٹر نے بھی اُس جماعت کی مخاصمت سمجھکر حکم نافذ فرمایا کہ پنڈ کے شہر سے بہت دور مکان تعمیر کرکے استقامت کرین شاید کہ بُعد امکنہ سے عداوت مین کچھ تخفیف حاصل ہو اور دریودھن نے معماران چابکدست سے اشارہ کیا کہ چھت اور دیوار پر اس مکان کے استقدر لاک اور روغن لیپیں تو اندک شعلۂ آتش سے وہ مکان تمام و کمال جلکر خاکستر ہو اور پنڈون سے ایک اثر نرہے اور پنڈ کے بھی اصل مطلب کو سمجھکر چھپائے وقت تھے جب وہ مکان تیار ہوا ایک رات کو پنڈون نے اپنے ہاتھ سے آگ اُس مکان مین لگائی اور اپنی والدہ کے ہمراہ دشت کی طرف روانہ ہوے اور بھیل نام ایک عورت کہ پانچ بیٹے اسکے ہمراہ تھے اور وہ دریودھن کی طرف سے آگ لگانے کے واسطے اُس مکان مین ساکن ہوکر چھپائے وقت اور طالب فرصت تھی اُس رات وہ عورت مع اپنے فرزندون اُس کورۂ آتش مین جلگئی اور مضمون مَنْ حَفَرَ بِئْرًا لِاَخِيْهِ فَقَدْ وَقَعَ فِيْهِ واضح ہوا اور دریودھن

کے مخبرون نے اُس عورت اور اُسکے فرزندون کا جلنا پنڈون اور اُنکی مان کا جلنا تصور کرکے مژدہ روح افزا کوروان کے گوش زد کیا اور یہ لوازم خوشحالی اور مراسم فارغبالی بجالائے اور پنڈے اس سرگذشت کے بعد کہ ترجمہ مہابھارت کا متعہد اسکا ہی تغیر اسما اور اوضاع کرکے خرابہ سے آبادی مین آئے اور شہر کنبلا مین بنیاد اقامت کی ڈالی اور بلا اذن الجبیل سے پانچون بھائی مساۃ دروپدی یعنی راجہ کنبلا کی بیٹی کو بشرکت حبالۂ ازدواج مین لائے اور ستھرروز نوبت ہرایک کی قرار دیکر کمال اتحاد اور یگانگی اس امر مین سمجھے اور بعض ہنود اسواسطے کہ ایسا فعل انکے طریق مین جائز نہین اس واقعہ کو تاویل کرتے ہین واللہ اعلم بالصواب حال آنکہ جب آثار رشد اُنکی پیشانی اقبال سے لائح اور آوازہ بزرگیون کا واضح ہونے لگا دریودھن اور خاندانی اُسکے متنبہ ہوکر مقام تحقیق مین درآئے اور کہ بمعا ملہ مین ہم نگر سمجھے کہ پنڈوان آراجیت کا جلنا تھا پھر ساتھ توجہات دوستانہ اور تفقدات خویشانہ آن سب کو ہستناپور مین لائے اور بعد تقدیم مراسم مہانداری کے ولایت موروثی بھائیون پر قسمت کی اندرپت کہ دہلی کہنہ اُسکے قریب ہی مع نصف ولایت پنڈوان کے تصرف مین آئی اور ہستناپور مع نصف دیگر ولایت کے کوروان کے قبضہ مین رہا اور چندروز کے بعد اکثر امرا بزرگ نے علامات رشد اور اقبال پنڈونکی پیشانی مین مشاہدہ کرکے نوکری انکی اختیار کی اور کوروان ظاہراً تابع مطلق اور باطناً مقام نفاق اور خلاف مین تھے اور اُس عرصہ مین پھر جدہشتر کے خاطر نشین ہوا کہ جگ راجسوی کرے اور جگ راجسوی عبارت اُس سے ہی کہ آتش عظیم روشن کرین اور ہر قسم کی خوشبو اور میوے اور غلہ اور تمام جنسین جمع کرکے انوار جلیلہ ام العناصر مین کہ مراد آگ سے ہی ڈالین اور انواع تصدقات اور اصناف مبرات ظہور مین پہونچا دین اور بسبب اس امر کے تقرب درگاہ ایزدی ڈھونڈھین اور ایک شرائط جگ راجسوی سے وہ ہی کہ راے ہفت اقلیم جمع ہوکر اس جشن کے لوازم خدمات بجالاوین پھر جدہشتر نے اپنے چارون بھائیون کو بقیہ اقالیم کی تسخیر کے واسطے چار سمت عالم مین تعین فرمایا اور بتائید الٰہی سے یہ آرزو چندروز مین حاصل ہوئی اور چارون بھائی کہ کاروان و کارزو ماتھے بسبب رہبری افواج تائید الٰہی اور جنود حمایت نامتناہی سے عالم کی سیر فرماکر سلاطین روزگار اور فرمان روایان ہر دیار کو خطا اور روم اور حبش اور عرب اور عجم اور ترکستان اور ماوراء النہر اور تمام آبادی عالم سے مع خزینہ ہاے بسیار پاے تخت اندرپت مین حاضر لائے اور مہمات جگ راجسوی مین مشغول ہوئے اور جسطرح سے دل چاہتا تھا صورت انجام پائی دریودھن وہ دولت اور دارائی اور عظمت اور فرمانروائی مشاہدہ کرکے مقتضاے بشریت کام سے گیا اور حسد کی آگ کہ اُسکے کانون سینہ مین مخفی تھی شعلہ زن ہوئی اسواسطے محیلان روزگار اور مدبران اعصار سے تدبیر اُسکی ڈھونڈھی چونکہ اس عہد مین قماربازی نہایت درجہ مروج تھی کعبتین لتوری کو کہ وہ ایک قسم نرد لعبت قمار سے ہی قلب نبالی اور تجویز کیا کہ دریودھن ساتھ جدہشتر اور دوسرے بھائیون کے قمار کھیلے پھر حسن ملائمت سے پنڈون کو اندرپت سے کہ پاے تخت انکا تھا ہستناپور مین طلب کرکے مراسم ضیافت مین مشغول ہوئے اور ہنگامہ قمار کا گرم کرکے کعبتین مذکورہ میان مین لائے اور پنڈے کہ راستی طبع اپنی سے ناراستی حریف و خائنیہ اور کعبتین قلبی سے مطلق اطلاع اور آگاہی نرکھتے تھے مال اور ملک تمام ہار گئے اور دریودھن چاہتا تھا کہ انھین دشت و بار مین آوارہ کرے اور کعبتین کی طرف سے دلجمعی رکھتا تھا آخر کو یہ شرط کی اور باہم آپسمین ہارا کہ اگر تم یہ بازی جیتو

تو جو کچھ کہ مال تمنے ہارا ہی مجھسے پھیر لو اور جو یہ بازی مین جیتون تو تم سب پنڈے بارہ برس آبادی چھوڑ کر بلباس فقر
صحرا مین ساتھ وحوش اور طیور کے بسر لیجاؤ اور انقضاے مدت معہودہ کے بعد آبادی مین آ نکر اسطرح سے کہ
سال بھر کا زمانہ گذرا تو کہ کوئی شخص تمھین نہ پہچانے اور جو یہ شرط پوری نہو پھر مدت مذکور یعنی بارہ برس
جنگل مین بدستور سابق ایام گذاری کرو ناگاہ کمبختین طالع کی نحوست سے پنڈون نے شرط آخر جوے کی
ہاری اور شرط کے موافق پانچون بھائی جلا وطن ہوکر بارہ برس تک دشت و صحرا مین پھرے اور تیرھوین برس
ولایت وائین مین کہ پرگنات دکن سے ہی آئے اور ایک برس اقرار کے موافق اسطور سے بسر کئے دریودھن نے ہر چند
جستجو کی انکا نشان نپایا اور پنڈون نے انقضاے ایام موعود کے بعد کشن بن بسدیو کو بطریق رسالت بھیجکر مملکت اپنی
طلب کی دریودھن نے عدم وفاے شرط مین کلام کیا چونکہ دریودھن صدق سے فروغ نرکھتا تھا دروغ اسکا اثر پذیر
نہوا اور پنڈون کی حقیقت اعیان سلطنت اور ارکان مملکت پر ظاہر ہوئی کارزار پر قرار دیا پنڈے اجتماع جنود
اور فراہمی افواج مین آمادہ ہوے اور طرفین کی فوج کورکھیت کے میدان مین کہ تھانیسر کے قریب واقع ہی
دور کلجگ کے اوائل حاضر ہوے آراستگی افواج اور تسویہ صفوف کے بعد طرفین کے پہلوانان نامی اور مبارزان گرامی نے
ساتھ ایسی آئین کے کہ مقابلے کے مذہب اور مقابلہ کے ملت مین مروج اور مجوز ہی جنگ شروع کی اور اٹھارہ دن تک جنگ
قائم رہی اور غالب مغلوب سے متمیز نہوا چونکہ انجام کار ارباب تزویر کا ذلت و رسوائی ہی آخر دریودھن و منتسب
اسکے مقہور اور مغلوب ہوئے اور میدان جانستان اور معرکہ مبارزت مین شربت ہلاک چکھکر ملک عدم کی طرف
راہی ہوئے اور ہنود کا اعتقاد وہ ہی کہ اس معرکہ مین گیارہ کشون لشکر کوروان کی طرف تھا اور سات کشون
پنڈون کیجانب تھا اور کشون ہنود کی اصطلاح مین عبارت ہی اکیس ہزار اور چھ سو ستر شخص فیل سوار
سے ہی اور موافق اس عدد علاوہ سوار رتھ پینسٹھ ہزار اور چھ سو شخص اسپ سوار اور ایک لاکھ اور نو ہزار اور چھ سو
اور پچاس پیادہ اور سب سے طرفہ تر وہ کہ کہتے ہین کہ اس معرکۂ جدال و قتال مین طرفین سے زیادہ بارہ آدمیون
سے زندہ اور سلامت نرہے چار نفر دریودھن کے لشکر سے ایک کرپاچارج برہمن کہ فریقین کا استاد اور
صاحب السیف والقلم تھا دوسرا اشوتھاما ان بیٹا حکیم دودن کا کہ وہ بھی جانبین کا معلم تھا تیسرے
کرت برمان کہ یادوان کی جماعت سے تھا چوتھا سنجے کہ باوفور دانش بہلیان و معتمد راشٹر تھا اور
آٹھ نفر پنڈون کی طرف سے پانچ بھائی جدشٹر وغیرہم باقی رہے چھٹا ساتک کہ وہ بھی یادوان
کی قوم سے تھا اور جرات اور شہامت مین شہرۂ آفاق ساتوان ججتش کہ برادر غیر مادری یعنی سوتیلا بھائی
دریودھن کا تھا آٹھوین کشن اگرچہ شہرت کمال کے باعث صفات و بیان سے مستغنی ہی لیکن احوال
اسکے سے مختصر لکھتا ہون اور بعض آسے مثل واجب الوجود کے پرستش کرتے ہین اور مشہور ہی کہ منجمون نے اسکے
طالع کے زائچہ سے بدبختیان مشاہدہ کرکے راجہ کنس کو جو یادوان کا رئیس تھا خبر دی اور راجہ نے کشن کے قتل کا
حکم نافذ کیا اور کشن مقام نندگانون نام مین کہ شیوہ شیر فروشی اور گاؤ چرائی کا رکھتا تھا گیارہ برس پوشیدہ
رہا اور آخر الامر بسبب مکر اور فریب اور طلسمات اور شعبدہ سے راجہ کنس کو قتل کرکے نام سلطنت بزرگ سین
اسکے باپ نے رکھا اور آپ معنی مین حکومت صوری کرتا تھا رفتہ رفتہ بسبب قدرت نیرنجات بل محض تزویرات سے

دعویٰ الوہیت کا کیا اور خلق کثیر اسکے دعوی باطل کو تصدیق کرتی تھی اور تینتیس برس کا زمانہ خانۂ نند کے نکلنے کے بعد شہر متھرا مین ساتھ بود و باش کے گذرانا اور چیزہاے لطیف اور افسانہاے بدیع اس سے مشہور اور معروف ہین حاجت الامر راجہ جراسنگ ولایت بہار اور پٹنہ سے مع لشکر بیشمار اسکے دفع کی عزیمت کرکے شہر متھرا کی طرف متوجہ ہوا اور مغرب کی جانب سے بھی کالیون نام راجہ بلجھان سے یعنی اس گروہ سے کہ وہ آئین دین ہنود پر نہ تھے اسکے دفع کیواسطے متوجہ ہوا راوی کہتا ہے کہ وہ راجہ عربستان کا تھا بہرحال کشن تاب مقاومت ان دونون راجہ کی نہ لایا اور دوارکا کیطرف کہ سمندر کے ساحل پر واقع ہے اور احمدآباد گجرات سے سو کوس مسافت رکھتا ہے بھاگ کر قلعہ بند ہوا اور آٹھ سات برس اس حدود مین مقیم ہو کر فکر اپنی خلاصی کی کرتا تھا اور کچھ مفید نہوتی تھی یہانتک کہ ایک سو اور پچیس برس کے سن مین دریودھن اپنی ماں کی نفرین کے سبب سے بدترین طریق اور گوناگون صعوبات سے راہ عدم کا مسافر ہوا اور بعضون کا اعتقاد وہ ہے کہ وہ غیبت یعنی چشم خلائق سے پوشیدگی اختیار کرکے زندۂ جاوید ہے اور چونکہ گندھاری کی نفرین کو ایک امر غریب مذکور کیا ہے لہذا خامہ وہ زبان اسکی شرح مین مشغول ہوتا ہے بیان کرتے ہین کہ جب وضع حمل اسکا نزدیک ہوا اسکے دل مین گذرا کہ میرا شوہر دھرتراشٹر نابینائی کی جہت سے دیدار فرزند سے بے بہرہ ہے بہتر ہے کہ مین بھی آنکھ فرزند کے دیکھنے سے دنیا مافیہا مین بند کرون اور اپنے شوہر کی ہمدرد اور شریک ہون بس جس روز کہ دریودھن پردۂ عدم سے وجود مین آیا مسماۃ گندھاری نے چشم جہان بین عمداً بند کی اور اسی طور سے سالہا سال آنکھین بند رکھین یہانتک کہ اسکا بڑا بیٹا جوان ہوا اور پنڈون کے ساتھ مخاصمت کی اور طرفین اپنے اپنے فرودگاہ مین پہونچکر فوج سپاہ سے حربگاہ کیطرف متوجہ ہوئے اور بعد بسبب قرب کے مبارز ہوا اور آپسمین قرار پایا کہ کل شور حرب آتش ضرب سے گرم ہوگا گندھاری نے اپنے فرزند سے کہا کہ ای قرۃ العین وای نور چشم والدین ہتھیار مضبوط انسان کے جسم کو آفتون اور حملہ بلاؤن سے محروس و مصئون رکھتا ہے کل کہ کارزار شروع ہوگی جو تن نازنین تیرا اس جوشن سے عاری ہے مجھے اندیشہ ہے کہ مبادا تجھے آسیب پہونچے بس تو برہنہ ہوکر میرے سامنے حاضر ہو تو آنکھ کھول کر تیرے تمام جسم پر نظر ڈالون دریودھن نے اس سے ملازمت کا طریق پوچھا اسنے جواب دیا کہ اس زمانہ مین کوئی شخص عقل و دانش اور فضل و بینش اور راستی اور درستی مین مثل پنڈون کے نہین ہے انکی خدمت مین جاکر استفسار کر دریودھن حسب الایماء پنڈون کی خدمت مین حاضر ہوا اور اپنے آنیکا سبب اظہار کیا وہ لوازم مہمانداری بجا لائے باوصف اسکے وہ خوب جانتے تھے کہ یہ ہمارا نہایت دشمن ہے سر رشتہ صلاح اور راستی کا ہاتھ سے نہ دیکر سخن راست زبان پر لائے اور بولے کہ فرزند شکم مادر سے برہنہ وجود مین آتا ہے اور آنکھ والدین کی بھی اسی حالت مین اسپر پڑتی ہے اور چونکہ پہلی دفعہ ہے کہ تیری ماں تجھے دیکھا چاہتی ہے تحقیق آج ہی تیرا روز تولد ہے بہتر وہ ہے کہ تو برہنہ اپنی ماں کے حضور حاضر ہو تو نور نظر اسکا تیرے سراپا پر پڑے اور تجھے بلیات سے محفوظ کرے دریودھن پنڈون سے رخصت ہوکر دولت سرا کیطرف عازم ہوا اثناء راہ مین کشن ماتل سے دو چار ہوا اور بسبب تنہا فوج دشمن مین آنیکا پوچھا دریودھن نے شرح وار ماجرا بیان کیا کشن اپنے دل مین سوچکر بولا واحسرتا اگر وہ پنڈون کے کہنے پر عمل کرے بیشک روئین تن ہوا اور کوئی حربہ اسکے جسم پر اثر نکرے اور ہماری ہلاکی کا باعث ہو پھر مکاری اور پرکاری سے ہتھیار کر ہنسا اور کہا ای نادان جو شخص کہ دشمنون سے طریق صواب ڈھونڈھے ظلم کی راہ ناپے بلکہ چاہ خطا مین سرنگون

ہوکر

کرے یقین جان کہ پنڈون نے تجھسے استہزا کی ہی بغور سُن کہ جسوقت تو متولد ہوا تھا تیرا عضو تناسل نہایت خردی اور حقارت سے خوب مرئی اور معائنہ ہوتا تھا اب کہ مصداق جزو اعظم کل سے ہوا اپنی ماں کو کیونکر ننگا دکھلائیگا دریودھن نے اصل مطلب سے غافل ہوکر فریب کھایا اور دست توسل اُسکے دامن قول لالینے پر مستحکم کیا پھر اُسنے یہ کہا کہ پنڈون نے جو کچھ کہا ہی خوب اور مرغوب ہی لیکن تو شرم وحیا کا لحاظ کرکے ہار طویل الذیل پھولون کے اپنی گردن مین ڈال تو تیرا عضو تناسل پوشیدہ رہے دریودھن نے اُسکے کہنے موافق عمل کیا یعنی پھولون کے ہار طویل گلے مین ڈالکر اپنی ماں کے مقابل ایستادہ ہوا اور عرض کی مین حاضر ہون آنکھین کھولکر اپنا نور نظر قرۃ العین پر ڈال اُسنے اس گمان سے کہ یہ پنڈون سے تعلیم لیکر آیا ہی اور اُنھون نے اسے بدفہمایش نہ کی ہوگی بیساختہ اور بے دغدغہ آنکھ کھولی جب حائل گل کی نظر آئی نعرہ مارکر بیہوش ہوئی اور کچھ دیر کے بعد ہوش مین آنکر نالہ عظیم برپا کیا اور کہا ای فرزند یہ پھولون کا ہار پنڈون نے تجویز کیا ہی اُسنے کہا نہین ایشر کی قسم کشن نے تجویز کیا ہی گندھاری نے سو ہاتھ دعاے بد کے واسطے اُٹھاکر سوز دل سے کشن کو نفرین کی اور دست دریغ آپسمین ملکر بولی ای دلبند اس مقام پر جو میرے نور نظر سے پوشیدہ رہا ہی تو حربہ کھاکر قتل ہوگا اور کشن نے بھی اسکی دعاے بد کے اثر سے انواع عقوبات سے جیساکہ سابق مین گذارش ہوئی راہ عدم کا مسافر ہوا القصہ جدشٹر۔ دریودھن کے قتل اور نابود کرنے کوروان کے بعد تمام ممالک ہندوستان وغیرہ مین مستقل ہوکر عالم کا فرمانروا ہوا اور یہ بھی کہتے ہین کہ اس قصہ کے چھتیس ۳۶ برس کے بعد بسبب توفیقات یزدانی کے جدشٹر نے بقاے دنیاے بے ثبات پر اطلاع پاکر قبل اس کے کہ وہ نقاہت اور بار مین آوے دنیاے دنی کو ہیچ پوچ سمجھکر ترک کیا اور ساتھ رفاقت چارون بھائی کے طریق تجرد اختیار کیا اور پھر عدم (یعنی دنیا) کی طرف راہی ہوا **فرد** گفتی کہ کجا رفتند آن تاجوران اینک + زایشان شکم خاک است آبستن جاویدان + حاصل کلام کوروان اور پنڈون نے باتفاق یکدیگر چھتر برس ملک رانی کی اور دریودھن تیرہ برس باستقلال تمام روے زمین کا حاکم رہا اور جنگ مذکور کے بعد جیساکہ مذکور ہوا جدشٹر بھی چھتیس سال تمام عالم کو زیر نگین کرکے فرمانروا رہا اور مجموع ایام سلطنت فریقین ایک سو اور پچیس سال تھے سبحان اللہ ایسی حکایت عجیب وغریب ہندوستان کے سوا کسی تواریخ ہفت اقلیم مین مندرج نہین کہنہ فروش بازار سخنوری کے ایسا دکھلاتے ہین کہ بعد مرور ایام ارجن کی اولاد سے ایک فرزند بیچ وجود کے آیا اور وہ سریر سلطنت اور ریاضت صوری ومعنوی پر متمکن ہوا اور ابواب عدل ورافت کے زمانہ کے منھ پر کھولے اور احوال گذشتہ کو تنبیہ اوضاع آیندہ کرکے مرضیات الٰہی مین بسر لیجاتا تھا ایک روز اُسکے دل مین یہ خطرہ گذرا کہ نزاع اسلاف کا میرے کیا سبب تھا اور احوال بزم ورزم اُسکا کیا تھا پھر اُس زمانہ کے داناؤن سے کہ بھشم بابن نام رکھتا تھا اس سے بیان کی استدعا کی بھشم بابن نے کہا کہ میرا اُستاد بیاس نام کہ حکیم دانا ہی اور اُن واقعات مین حاضر تھا وہ ہو بہو اس سرگذشت سے واقف ہی اُس سے سوال کیجیے اُسنے حکیم مذکور کو بلاکر مراحم شاہانہ وتفقدات خسروانہ سے نوازا پھر درخواست اس مطلب کی کی اُسنے بھی ضعف پیری اور مشاغل معنوی کا بہانہ کرکے اس واقعات کے بیان مین تامل کیا اور یہ داستان باہستگی تمام کہ شامل وعظ ونصائح پر ہی قید عبارت مین کھینچکر سنگناے کتابت مین لایا اور اُسکا مہابھارت نام رکھا وجہ تسمیہ جو افواہ سے مسموع ہوتی ہی یہ ہی کہ مہا بمعنی بزرگ ہی اور بھارت بمعنی جنگ

جوکہ وہ کتاب مجز جنگہاے بزرگ و واقعات سترگ ہی اسواسطے اسکانام مہابھارت رکھا لیکن یہ صریح خلاف معلوم ہوتا ہی کسواسطے بھارت اہل ہند کی لغت مین بمعنی جنگ نظر نہین آئے ظاہرا جو اس کتاب مین احوال اولاد عالی نژاد راجہ بھرت کا ہی یہ کتاب اسکے نام پر موسوم ہوئی اور استعمال کی کثرت سے الف ایزاد ہوا واللہ اعلم بالصواب والامور الحقائق اور اس بیاس کو نفوس قدسیہ سے جانتے ہین اور کہتے ہین زندۂ جاوید ہی اور بعض ہنود کا یہ بھی اعتقاد ہی کہ ہر دواپر یگ مین ایک شخص مسمےٰ بیاس اصلاح احوال سائر الناس کے واسطے ظہور مین آتا ہی اور چند لوگون کا عقیدہ وہ ہی کہ ایک شخص ہی کہ مختلفہ مظاہر مین ظہور کرتا ہی بہر تقدیر بیاس نے بید کی کتاب کو کہ برہما کی زبانی سنی ہی مفصل کرکے چار کتابین کین ایک رگ بید دوسرا ججر بید تیسرا اسام بید چوتھا اتھربن بید اور اسی سبب سے اُسے بیاس کہتے ہین اسلیے کہ بیاس کے لغوی معنی تفصیل دینے والا اور حل کرنے والا ہی وگرنہ اصلی نام اسکا کہ ولایت میانہ دواب مین پیدا ہوا تھا دوے پاین تھا اور بیاس کی خلقت مین افسانہ بدیع دور از کار نقل کیا ہی مؤلف نے تطویل سے اندیشہ کرکے تحریر نہ کیا اور بیاس نے اس نادر کتاب کو ساٹھ لاکھ اشلوک پر مبنی کیا اور اس کتاب کے اختتام کے بعد ایک آب سرشت پر جو تھانیسر کے اطراف مین واقع ہی اُس مقام کو آئین بندکرکے ایک جشن عظیم ترتیب دیا اور دانایان اطراف اور اکناف عالم طلب کرکے مدت مدید تک جشن کی بساط بچھاکر خلق کو ساتھ اکرام اور انعام کے مالامال اور مستفید کیا اور ساٹھ لاکھ اشلوک یون قسمت کیے تیس لاکھ مخصوص طائفۂ دیوتا کو کہ عبارت نفوس مقدسہ علویہ سے ہی کیا اور پندرہ لاکھ سترلوک کے رہنے والون کو کہ وہ بھی عالم بالا پر سکون رکھتے ہین اختصاص بخشا اور چودہ لاکھ جنون اور راکشون وگندھرب کہ اقسام مخلوقات سے ہین اور ساتھ صفت حیات کے موصوف مخصوص کیے اور ایک لاکھ آدمیون کے استفادہ کے واسطے چھوڑے اور انھین پر یعنی باب مین ترتیب دیکر ارباب استعداد کا فیض رسان ہوا اور یہ ایک لاکھ اشلوک آدمیون کے درمیان مین موجود ہین اور ساتھ مہابھارت کے موسوم ہین اور چوبیس لاکھ اشلوک کوروان اور پنڈون کی جنگ مین مذکور ہین اور باقی نصائح اور مواعظ اور حکایات اور روایات اور شرح وبسط بزم ورزم گذشتگان مین مسطور ہی اور برہمنون کا اعتقاد وہ ہی کہ ہر یگ مین ایک پیغمبر یا ایک مجتہد نے ایک کتاب تحریر کی اور باوصف اس تمام استداد زمان کے وہ نسخ ابتک درمیان مین ہین اور خطا اور ختن اور چین اور ہند کے کفار بھی کہتے ہین کہ طوفان نوح ہمارے مملکت مین واقع اور برپا نہین ہوا بلکہ طوفان نوح کا دراصل اعتقاد نہین رکھتے اور دوسرا اعتقاد انہین سے بعضون کا وہ ہی کہ برہمن اور کھتری کی ذات قدیم الایام سے تھی اور بہت سے طائفے ہین کہ وہ دواپر یگ سوم کے آخر اور اوائل کلیگ چہارم مین ظاہر ہوئے ہین جیسا کہ راجپوت اول نہ تھے اسکے بعد ظاہر ہوئے اور راجہ بکرماجیت بلی کھتری کے بعد کہ قبل زمان تحریر سے سنہ ایک ہزار و چھ سو سال زیادہ تھے کھتری تخت سلطنت پر متمکن ہوئے اور طریق اُن کے بہم پہونچنے کا یون منقول ہی کہ رایان کھتری اپنی کنیزون کو جیسا کہ اب بھی ہنود کی رسم ہی دن کو حکم خدمت مرجوعہ فرماکر شب کو مطلق العنان کرتے ہین اور ہر ایک ایک معشوق بہم پہونچاکر لڑکے جنتی ہین اور بیچ کمال عزت کے پرورش کرکے مثل فرزندان رایان کے پرورش کرکے معزز رکھتے تھے اور وہ جو کہ نجیب سرخانہ زادون کے ہوتے ہین اپنے تئین اصیل اور نجیب ظاہر کرکے آپ کو راجاؤن کی فرزندی مین منسوب کیا جو شخص اُنسے پوچھتا تھا کہ تم کسکے

بیٹے ہو گئے تھے ہم راجپوت ہین یعنی راجہ کے فرزند ہین کسواسطے راج راجہ سے مراد ہی اور پوت پسر سے عبارت ہی اور ایک روایت مین یون بھی ہی کہ راجہ سورج کے فرزندون کو کہ عنقریب اُنکا احوال مرقوم ہوگا راجپوت کہتے ہین اور اسکے ہنود کا اعتقاد وہ ہی کہ عالم کی ابتداے آفرینش سے آدم خاکی نہاد تھے اور اُسکے بعد بھی معری الیہ ہوگا اور عالم قدیم ہی ہرگز فانی نہوگا لیکن ارباب دانش وبینش پر یہ امر مخفی نرہے کہ اگرچہ ابتداے آفرینش کہ آٹھ لاکھ ہزار سال کا احتمال رکھتا ہی شاید اتنے ہزار آدم عرصۂ ظہور مین آکر پھر پردۂ خفا مین خرامان ہوئے ہون اور جان ابن الوالجان کہ انکا احوال کلام مجید مین وارد ہوا از انجملہ ہین لیکن وہ خاکی نہاد نہ تھے بعضے کی اصل ہوا سے اور بعضون کی اصل نار سموم سے تھی اور جسوقت ایک قوم سے نافرمانی اور سرکشی آپسمین واقع ہوئی تھی جبت بار شدید الانتقام کے حکم سے معدوم ہوئی اور دوسری قوم موجود ہوئی لیکن وہ خاک سے ظاہرا ہنود نے آدم خاکی نہاد تصور کیا ہی کسواسطے اُنکے عظیم جثہ اور طول عمر کا بیان کرتے ہین اور امور عجیب وغریب کہ ساتھ رام اور لچھمن وغیرہ کے منسوب کرتے ہین موافق حال بشر کے نہین ہی تمام حرف اور صوت ہی اور عقل کی ترازو مین کچھ وزن نہین رکھتے اور بر تقدیر وقوع اگر ہووین بھی تو اُس قوم اجنہ سے کہ مذکور ہوا ہونگے اور آدم ابوالبشر علیہ السلام سے پیشتر آدم خاکی نہاد نہ تھا اور آدم ابوالبشر کا زمانہ حالت تحریر اس سطور تک سات ہزار سال سے زیادہ نہین گذرا اور جو کچھ کہتے ہین کہ لاکھ برس سے کہین زیادہ ہی محض دروغ ہی اور تحقیق وہ ہی کہ مملکت ہند بھی مثل اور ممالک ربع مسکون وجود فرزندان آدم علیہ السلام سے صفت آبادی کی قبول کی ہی اور شرح اس اجمال کی وہ ہی کہ طوفان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے تینون فرزند سام اور یافث اور حام کو خالق ارض وسما کے حکم سے اطراف ربع مسکون مین بھیجکر گشت وکار کے واسطے حکم فرمایا **ذکر فرزندان سام بن نوح علیہ السلام** کا سام کہ وصی اور اولاد اکبر حضرت نوح تھا حق تعالے نے اسے ننانوے فرزند عطا فرمائے ارشد - ارفخشد - کے - نود - بود - ارم - قبطہ - عاد - قحطان - انھین کے فرزند ہین اور عرب کے تمام طائفے اور قبیلے انھین کی نسل سے ہین جیسا کہ حضرت ہود اور صالح اور ابراہیم علیہم السلام اپنے نسب کا سلسلہ ساتھ ارفخشد کے پہونچاتے ہین اور ارفخشد کا دوسرا فرزند کیومرث کہ شاہان عجم کا جد امجد ہی اُسکے چھ فرزند پیدا ہوئے سیامک - فارس - عراق - تور - مغان - شام - انھین سے سیامک کیومرث کا جانشین ہوا اور باقی فرزند جس ملک پر روانہ ہوئے وہ ولایت انھین کے نام موسوم ہوئی اور بعضون کا یہ بھی عقیدہ ہی کہ پسران نوح سے ایک کا نام عجم تھا اور عجمی اسکی اولاد سے مراد ہی اور سارشد کا بیٹا سیامک ہوشنگ ہی کہ ملوک عجم یزدجرد شہریار تک تمام اسکی صلب سے ہین **ذکر یافث کے فرزندون کا** - یافث اپنے باپ کے حکم کے موافق طرف مشرق اور شمال مین متوجہ ہوا اور اس ملک مین اسکے فرزند پیدا ہوئے اوّل ارخشد اور اسکی اولاد ترک نام رکھتی تھی تمام ترک زمانے کے مغل اور اُزبک اور چغتائی اور ترکمان ایرانیہ اور رومیہ اسکی نسل سے ہین اور دوسرا بیٹا یافث کا چین نام رکھتا تھا کہ چین کا ملک ساتھ اُسکے موسوم ہی اور یافث کا تیسرا فرزند آردیس ہی کہ اُسکی اولاد نے سرحد مملکت شمال مین ظلمات تک فروکش ہوکر آباد کیا ہی اہل تاجیک اور غور اور سقلاب اسکی نسل سے ہین **تذکرہ حام کے فرزندون کا اور کیفیت آبادی مملکت ہند کی برسبیل اختصار** - حام اپنے پدر عالی مقام کے حکم سے ارض جنوب کی طرف متوجہ ہوا اور اُسکی آبادی اور معموری مین جہد بلیغ اور سعی موفورہ عمل مین لایا اور اسے بھی آفریدگا

عالم نے چھ بیٹے عطا فرمائے ایک ہند اور دوسرا سند تیسرا حبش چوتھا افرنج پانچوان ہرمز چھٹا بوبیہ اور ممالک مذکورہ اُنکے نام سے موسوم ہوئے لیکن بیٹا ارشد کا جام کہ ہند نام رکھتا تھا ملک ہند کا ساتھ اُسکے موسوم ہوا اسکی آبادی مین ہمہ تن مصروف ہوا اور اُسکا بھائی سند ملک سند مین فروکش ہوا شہر ٹھٹھہ اور ملتان اپنے فرزندون کے نام بنا کیا اور ہند کے چار فرزند پیدا ہوئے اُنمین ایک پورب نام رکھتا تھا اور دوسرا بنگ اور تیسرا دکن اور چوتھا نہروال اور ہر ایک ملک اور دیار کہ بالفعل ہر ایک کے نام پر مشہور ہین آباد کیے اور دکن بن ہند کے تین فرزند متولد ہوئے دکن کا ملک انھین قسمت کیا اُنکا نام مرہٹ اور کنہر اور تلنگ تھا اور ابتک یہ تینون قومین دکن مین انھین کی نسل سے موجود ہین اور نہروال کے بھی تین فرزند موجود ہوئے بہروج اور کنباج اور مال راج انکا نام رکھا اور چند شہر انکے نام پر آباد کیے اور بنگ کے بھی لڑکے پیدا ہوئے بنگالہ کا ملک انکے سبب سے معمور ہوا اور پورب بن ہند کا کہ فرزند ارشد تھا حق تعالے نے اُسے بیالیس فرزند عنایت فرمائے اور تھوڑے عرصہ مین اُنکی اولاد کثرت سے ہوئی اُسوقت ایک کو اپنے درمیان سے ملک کے انتظام کے واسطے سردار کیا اور نام اسکا کشن تھا **ذکر کشن کی حکومت کا** مخفی نہ رہے کہ ملک ہندوستان مین اول جس شخص نے قدم مسند حکومت پر رکھا کشن تھا اور یہ کشن وہ نہین ہے کہ جو مشہور ہے اور اہل ہند نے اُسکے حال مین افسانہاے بدیع اور حکایات دور از کار تیار کیے ہین اور اُسکی معبودیت کے قائل ہین یہ کشن ایک مرد عاقل اور فرزانہ اور شجاع اور مردانہ تھا اور چونکہ عظیم الجثہ تھا کوئی گھوڑا متحمل اُسکی سواری کا نہ ہوتا تھا اُسنے اپنی عقل کی تیزی اور اندیشہ صحیح سے فرمایا تو اُسکے کارندے پیل وحشی کو زنجیر فکر سے دام عقل کے زور سے کھوہ مین گرفتار کر لائے اور حسن تدبیر سے اُسکی وحشت دور کرکے رام کیا اُسوقت کشن اُسپر سوار ہوا اور اُسی کے عہد مین ایک شخص برہمن نام نسل بنگ بن ہند سے کہ عقل و فراست مین اپنا نظیر نرکھتا تھا ظاہر ہوا کشن نے اُسے منصب وزارت پر سرفراز فرمایا اور اکثر صناعات مثل درودگری اور آہنگری برہمن کی دانش سے پیدا ہوئے اور بعضون کا یہ بھی قول ہے کہ لکھنے اور پڑھنے کا بھی وہی موجد ہوا اور اُس زمانہ کے اوائل مین جو شہر کہ ملک ہند مین معمور ہوا وہ بلدہ اودھ تھا اور کشن کہ طہورسپ کا ہمعصر تھا اور چار سو سال حکومت کرکے جہان فانی کو پدرود کیا اور اُسکے عہد مین تخمیناً دو ہزار قصبہ اور قریہ آباد ہوئے تھے اور ستیس فرزند اس سے باقی رہے جیسا دلدار شد اسکا مہاراج جانشین ہوا **ذکر مہاراج ولد کشن کی حکومت کا** جب مہاراج نے سرداران قوم اور بھائیون کے اتفاق سے تخت حکومت پر قدم رکھا اپنے باپ سے کہیں بہتر اور بیشتر ملک کی آبادی اور سلطنت کے نظم و نسق مین کوشش کی اور جو لوگ کہ پورب کی اولاد سے تھے امارت اور حکومت کا امر رجوع کیا اور فرقہ کہ برہمن کی نسل سے تھا وزارت اور عہدہ تحریر اور نجوم اور طبابت پر مقرر فرمایا اور ایک گروہ کو کشت و زراعت پر نصب کیا اور ایک قوم کو امر انواع حرفہ اور پیشہ کا نافذ ہوا اور مہاراج نے زراعت کی تکثیر مین اسقدر سعی کی کہ اکثر ولایت جو ہندوستان سے دور دست تھین وہ بھی آباد ہوئین پھر بلدہ بہار کو آباد کیا اور اہل علم و فضل کو اطراف اور اکناف سے طلب کرکے اُس شہر مین متوطن فرمایا اور معابد اور مدارس شہر بہت تیار کروائے اور حاصل اُس حدود کا علما کو وقف کیا اور سنیاسی اور جوگی اور برہمن ساتھ فائدہ رسانی اور استفادہ کسب علمی کے مشغول ہوئے اور ایام سلطنت نے اسکے سات سو برس کا زمانہ کھینچا ہند کی مملکت نے رواج اور رونق پکڑی اور مہاراج ہند مین جمشید اور فریدون کے مرتبہ پر فائز ہوا اور امور سلطنت کے استحکام اور رفاہ اور آسودگی سپاہ اور رعیت کے واسطے ضوابط اور قواعد نیک کہ اُنمین سے بعض اب بھی معمول ہین وضع کیے اور ہر طائفہ کو کہ

مثل راٹھور اور چوہان اور پوار وغیرہ ہین ساتھ بزرگ نام اُس قوم کے موسوم کیا اور شاہان ایران سے ہمیشہ طریقۂ محبت اور رو داد وسلوک رکھتا تھا لیکن آخر کار اُسکا بھتیجا رنجیدہ ہوکر فریدون کی خدمت مین حاضر ہوا اور فریدون نے گرشسپ بن اطرود کو مع سپاہ جنگی اُسکی کمک کو تعین فرمایا اور جب گرشسپ بن اطرود نے دیار ہند مین داخل ہوکر بہت سی خرابیان اُس دیار مین پہونچائین اور تاخت اور تاراج کا عرصہ دس برس کھینچا مہاراج نے قدرے ولایت اپنے بھتیجے کو دیکر رضامند کیا اور پیشکش خوب اور تحائف مرغوب گرشسپ کے ہمراہ فریدون کے واسطے ارسال کئے اور مہاراج کے اخیر عہد مین سنگلدیپ اور کرناٹک کے زمینداروں نے یورش کرکے دکن کے حاکم کو جسکا نام شیورائے تھا نکالدیا اور اُسنے مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوکر استغاثہ کیا مہاراج نے اپنے صاحبزادہ مسمّٰی ارشد کو مع سپاہ گران اور فیلان کوہ توان شیورائے کے ہمراہ روانہ کیا اور زمیندار دکن کے بھی اتفاق کرکے بشوکت وعدت تمام صف آرا ہوئے اور جنگ عظیم اور معرکۂ شدید واقع ہوا اور مہاراج کا بیٹا اس معرکہ مین مارا گیا اور افواج ملکی اور شیورائے اپنے سردار کے مارے جانے سے بدحواس ہوا اور ساز وسلب اور گھوڑے ہاتھی چھوڑکر خستہ اور مجروح وادی کی طرف بھاگ گیا اور مہاراج یہ خبر وحشت اثر سنکر سانپ کی طرح پیچ وتاب کرکے ہاتھ افسوس کا دندان تحسر سے کاٹنے لگا اسواسطے اس زمانے مین کوئی زمیندار جزائر (جمع جزیرہ ۱۲) و دور دست سے مثل راجہ تلنگ اور پیگو اور ملیبار کو بھی قوت سرتابی اور نافرمانی کا یارا نتھا چہ جائے زمینداران دکن اور اسکے سوا اس عرصہ مین سام نریمان ایران کے فرمانروا کی طرف سے ہندوستان کے لینے کے واسطے پنجاب مین آیا تھا اور مالچند سپہ سالار ہند کا خاص لشکر ہمراہ لیکر اس مقابلہ کو روانہ ہوا تھا جوکہ صبر کے سوا چارہ نتھا لہذا مالچند نے ایلچیان چرب زبان کے ذریعہ سے زر وجواہر اور پیلان کوہ پیکر بھیجے اور ملک پنجاب دینے پر سام نریمان سے صلح کرکے مراجعت کی اور بعض یہ بھی کہتے ہین کہ فریدون کے عہد سے پھر پنجاب شاہان عجم کے تصرف مین رہا اور گرشسپ کی اولاد کہ رستم اور اسکے آبا واجداد سے مراد ہے پنجاب اور کابل اور زابل اور سند اور نیمروزان کی جاگیر تھی اور مالچند کہ سپہ سالار باشکوہ تھا اور مالوہ کی مملکت اسکے نام پر اشتہار پائی مہاراج کی خدمت مین پہونچنے کے بعد بسبیل استعجال اور صلابت اور شوکت کے ساتھ دکن کی طرف متوجہ ہوا اور مخالف اسکے فوج کشی کی خبر سنتے ہی نبات النعش کی طرح متفرق اور پریشان ہوئے اور مالچند اُنکا تعاقب کرکے اس گروہ کو تہ تیغ رکھکر اُسکا نام ونشان باقی نہ رکھا اور جابجا تھانے مقرر کرکے پلٹا اور اثناے راہ مین گوالیار اور بیانہ کا قلعہ احداث کیا اور مالچند علم راگ کہ موسیقی ہندی ہے تلنگانہ اور ملک دکن سے لایا اور چونکہ مالچند اکثر اوقات گوالیار کے قلعہ مین رہتا تھا اس مقام مین کلاونت موسیقی دان کی نسل سے کہ ہمراہ لایا تھا اولاد کثرت سے بہم پہونچی اور علم راگ نے وہان بخوبی رواج پایا اور مہاراج سات سو برس کے بعد رخت ہستی باندھکر ملک عدم کی طرف راہی ہوئے اور چودہ فرزند اُنسے یادگار رہے اور کیشوراج کہ خلف الصدق تھا ہندوستان کے تخت اعظم پر قدم رکھا **تذکرہ کیشوراج بن مہاراج کی حکومت کا**۔ کیشوراج نے ابتداے سلطنت مین ہر ایک بھائی کو ایک سمت روانہ کیا اور آپ بلدۂ کالپی کے راستہ سے گونڈھوارہ مین داخل ہوئے اور سرحد دکن سے سنگلدیپ کی حدود تک سیر اور نہضت فرمائی اور سرکش راؤن سے پیشکش لیکر طوائف انام کے نظم ونسق کے بارہ مین ساعی موفورہ بجالائے لیکن مراجعت کے وقت دکن کے زمینداروں نے اتفاق کرکے مخالفت کا نشان بلند کیا اور روز بروز قوت اور مکنت انکی زیادہ ہوئی اور یہ حوصلہ ہوا کہ کیشوراج کے

عالم نے چھ بیٹے عطا فرمائے ایک ہند اور دوسرا سندھ تیسرا حبش چوتھا افرنج پانچوان ہرمز چھٹا بوبہ اور ممالک مذکورہ اُنکے نام سے موسوم ہوئے لیکن بیٹا ارشد کا حام کہ ہند نام رکھتا تھا ملک ہند کا ساتھ اُسکے موسوم ہی اسکی آبادی مین ہمہ تن مصروف ہوا اور اُسکا بھائی سند ملک سند مین فروکش ہوا شہر ٹھٹھہ اور ملتان اپنے فرزندون کے نام بنا کیا اور ہند کے چار فرزند پیدا ہوئے اُنمین ایک پورب نام رکھتا تھا اور دوسرا بنگ اور تیسرا دکن اور چوتھا نہروال اور ہر ایک ملک اور دیار کہ بالفعل ہر ایک کے نام پر مشہور ہین آباد کیے اور دکن بن ہند کے تین فرزند متولد ہوئے دکن کا ملک انھین قسمت کیا اُنکا نام مرہٹ اور کنہر اور تلنگ تھا اور ابتک یہ تین قومین دکن مین انھین کی نسل سے موجود ہین اور نہروال کے بھی تین فرزند موجود ہوئے بہروج اور کنباج اور مال راج انکا نام رکھا اور چند شہر انکے نام پر آباد کیے اور بنگ کے بھی لڑکے پیدا ہوئے بنگالہ کا ملک انکے سبب سے معمور ہوا اور پورب بن ہند کا کہ فرزند ارشد تھا حق تعالے نے اُسے بیالیس[۴۲] فرزند عنایت فرمائے اور تھوڑے عرصہ مین اُنکی اولاد کثرت سے ہوئی اُسوقت ایک کو اپنے درمیان سے ملک کے انتظام کے واسطے سردار کیا اور نام اسکا کشن تھا **ذکر کشن کی حکومت کا** مخفی نہ رہے کہ ملک ہندوستان مین اول جس شخص نے قدم مسند حکومت پر رکھا کشن تھا اور یہ کشن وہ نہین ہی کہ جو مشہور ہی اور اہل ہند نے اُسکے حال مین افسانہاے بدیع اور حکایات دور از کار تیار کیے ہین اور اُسکی معبودیت کے قائل ہین یہ کشن ایک مرد عاقل اور فرزانہ اور شجاع اور مردانہ تھا اور چونکہ عظیم الجثہ تھا کوئی گھوڑا تحمل اُسکی سواری کا نہ ہوتا تھا اُسنے اپنی عقل کی تیزی اور اندیشۂ صحیح سے فرمایا تو اُسکے کارندے پیل وحشی کو زنجیر فکر سے دام عقل کے زور سے کھو مین گرفتار کرلائے اور حسن تدبیر سے اُسکی وحشت دور کرکے رام کیا اُسوقت کشن اُسپر سوار ہوا اور اُسی کے عہد مین ایک شخص برہمن نام نسل بنگ بن ہند سے کہ عقل و فراست مین اپنا نظیر نرکھتا تھا ظاہر ہوا کشن نے اُسے منصب وزارت پر سرفراز فرمایا اور اکثر صناعات مثل درودگری اور آہنگری برہمن کی دانش سے پیدا ہوئے اور بعضون کا یہ بھی قول ہی کہ لکھنے اور پڑھنے کا بھی وہی موجد ہوا اور اُس زمانہ کے آوائل مین جو شہر کہ ملک ہند مین معمور ہوا وہ بلدۂ اودھ تھا اور کشن کہ طہورسپ کا ہمعصر تھا اور چارسو سال حکومت کرکے جہان فانی کو پدرود کیا اور اُسکے عہد مین تخمیناً دو ہزار قصبہ اور قریہ آباد ہوئے تھے اور ستینتیس[۳۷] فرزند اس سے باقی رہے جیسا دلدار شد اسکا مہاراج جانشین ہوا **ذکر مہاراج ولد کشن کی حکومت کا** جب مہاراج نے سرداران قوم اور بھائیون کے اتفاق سے تخت حکومت پر قدم رکھا اپنے باپ سے کہین بہتر اور بیشتر ملک کی آبادی اور سلطنت کے نظم و نسق مین کوشش کی اور جو لوگ کہ پورب کی اولاد سے تھے امارت اور حکومت کا امر رجوع کیا اور فرقہ کہ برہمن کی نسل سے تھا وزارت اور عہدۂ تحریر اور نجوم اور طبابت پر مقرر فرمایا اور ایک گروہ کو کشت و زراعت پر نصب کیا اور ایک قوم کو امر انواع حرفہ اور پیشہ کا نافذ ہوا اور مہاراج نے زراعت کی تکثیر مین اسقدر سعی کی کہ اکثر ولایت جو ہندوستان سے دور دست تھین وہ بھی آباد ہوئین پھر بلدۂ بہار کو آباد کیا اور اہل علم و فضل کو اطراف اور اکناف سے طلب کرکے اُس شہر مین متوطن فرمایا اور معابد اور مدارس شہر بہت تیار کروائے اور حاصل اُس حدود کا علما کو وقف کیا اور سنیاسی اور جوگی اور برہمن ساتھ فائدہ رسانی اور استفادہ کسب علمی کے مشغول ہوئے اور ایام سلطنت نے اسکے سات سو برس کا زمانہ کھینچا ہند کی مملکت نے رواج اور رونق پکڑی اور مہاراج ہند مین جمشید اور فریدون کے مرتبہ پر فائز ہوا اور امور سلطنت کے استحکام اور رفاہ اور آسودگی سپاہ اور رعیت کے واسطے ضوابط اور قواعد نیک کہ اُنمین سے بعض اب بھی معمول ہین وضع کیے اور ہر طائفہ کو کہ

مثل راٹھور اور چوہان اور پوار وغیرہ ہین ساتھ بزرگ نام اُس قوم کے موسوم کیا اور شاہان ایران سے ہمیشہ طریقۂ محبت اور رو داد و سلوک رکھتا تھا لیکن آخرکار اُسکا بھتیجا رنجیدہ ہوکر فریدون کی خدمت مین حاضر ہوا اور فریدون نے گرشسپ بن اطرود کو مع سپاہ جنگی اُسکی کمک کو تعین فرمایا اور جب گرشسپ بن اطرود نے دیار ہند مین داخل ہوکر بہت سی خرابیان اُس دیار مین پہونچائین اور تاخت اور تاراج کا عرصہ دس برس کھینچا مہاراج نے قدرے ولایت اپنے بھتیجے کو دیکر رضامند کیا اور پیشکش خوب اور تحائف مرغوب گرشسپ کے ہمراہ فریدون کے واسطے ارسال کیے اور مہاراج کے اخیر عہد مین سنگلدیپ اور کرناٹک کے زمیندارون نے یورش کرکے دکن کے حاکم کو جسکا نام شیورائے تھا نکالدیا اور اُسنے مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوکر استغاثہ کیا مہاراج نے اپنے صاحبزادہ مسمّٰی ارشد کو مع سپاہ گران اور فیلان کوہ توان شیورائے کے ہمراہ روانہ کیا اور زمیندار دکن کے بھی اتفاق کرکے بشوکت و عدت تمام صف آرا ہوئے اور جنگ عظیم اور معرکہ شدید واقع ہوا اور مہاراج کا بیٹا اس معرکہ مین مارا گیا اور افواج لگی اور شیورائے اپنے سردار کے مارے جانے سے بدحواس ہوا اور ساز و سلب اور گھوڑے ہاتھی چھوڑکر خستہ اور مجروح وادی کی طرف بھاگ گیا اور مہاراج یہ خبر وحشت اثر سنکر سانپ کی طرح پیچ و تاب کرکے ہاتھ افسوس کا دندان تحسر سے کاٹنے لگا اسواسطے اس زمانے مین کوئی زمیندار ان جزائر (جمع جزیرہ ۱۲) دور دست سے مثل راجہ تلنگ اور پیکو اور ملیبار کو بھی قوت سرتابی اور نافرمانی کا یارا نتھا چہ جائے زمینداران دکن اور اسکے سوا اس عرصہ مین سام نریمان ایران کے فرمانروا کی طرف سے ہندوستان کے لینے کے واسطے پنجاب مین آیا تھا اور مالچند سپہ سالار ہند کا خاص لشکر ہمراہ لیکر اس مقابلہ کو روانہ ہوا تھا چونکہ صبر کے سوا چارہ نتھا لہذا مالچند نے ایلچیان چرب زبان کے ذریعہ سے زر و جواہر اور پیلان کوہ پیکر بھیجے اور ملک پنجاب دینے پر سام نریمان سے صلح کرکے مراجعت کی اور بعض یہ بھی کہتے ہین کہ فریدون کے عہد سے پھر پنجاب شاہان عجم کے تصرف مین رہا اور گرشسپ کی اولاد کہ رستم اور اسکے آبا و اجداد سے مراد ہے پنجاب اور کابل اور زابل اور سندھ اور نیمروزان کی جاگیر تھی اور مالچند کہ سپہ سالار باشکوہ تھا اور مالوہ کی مملکت اسکے نام پر اشتہار پائی مہاراج کی خدمت مین پہونچنے کے بعد بسبیل استعجال اور صلابت اور شوکت کے ساتھ دکن کی طرف متوجہ ہوا اور مخالف اسکے فوج کشی کی خبر سنتے ہی بنات النعش کی طرح متفرق اور پریشان ہوئے اور مالچند اُنکا تعاقب کرکے اس گروہ کو تہ تیغ رکھکر اُسکا نام و نشان باقی نہ رکھا اور جابجا تھانے مقرر کرکے پلٹا اور اثنا راہ مین گوالیار اور بیانہ کا قلعہ احداث کیا اور مالچند علم راگ کہ موسیقی ہندی ہے تلنگانہ اور ملک دکن سے لایا اور چونکہ مالچند اکثر اوقات گوالیار کے قلعہ مین رہتا تھا اس مقام مین کلاونت موسیقی دان کی نسل سے کہ ہمراہ لایا تھا اولاد کثرت سے بہم پہونچی اور علم راگ نے وہان بخوبی رواج پایا اور مہاراج سات سو برس کے بعد رخت ہستی باندھکر ملک عدم کی طرف راہی ہوئے اور چودہ فرزند اُنسے یادگار رہے اور کیشوراج کہ خلف الصدق تھا ہندوستان کے تخت اعظم پر قدم رکھا **تذکرہ کیشوراج بن مہاراج کی حکومت کا** ـ کیشوراج نے ابتدائے سلطنت مین ہر ایک بھائی کو ایک سمت روانہ کیا اور آپ بلدۂ کالپی کے راستہ سے گونڈوارہ مین داخل ہوئے اور سرحد دکن سے سنگلدیپ کی حدود تک سیر اور نہضت فرمائی اور سرکش راؤن سے پیشکش لیکر طوائف انام کے نظم و نسق کے بارہ مین مساعی موفورہ بجالائے لیکن مراجعت کے وقت دکن کے زمیندارون نے اتفاق کرکے مخالفت کا نشان بلند کیا اور روز بروز قوت اور مکنت انکی زیادہ ہوئی اور یہ حوصلہ ہوا کہ کیشوراج کے

مقابلہ کو آئے کیشوراج نے ازراہ دوراندیشی کے قوت مقاومت اپنے سے مفقود دیکھی اور صلح کا پیغام درمیان مین لاکر معاودت فرمائی اور عریضہ مع پیشکش فراوان منوچہر کی خدمت مین ارسال کر کے کمک طلب کی منوچہر نے حسب استدعا سام نریمان کو فوج جرار سے روانہ کیا کیشوراج نے موضع جالندھر تک استقبال کیا اور لوازم ضیافت پیش پہونچائے اور سام نریمان کے ہمراہ دکن کی طرف روانہ ہوا دکن کے راؤ فوج ایرانی کی ہیبت سے پریشان ہوئے اور دکن کا ملک پھر ہند کے راجہ کے تصرف مین آیا اُسکے بعد کیشوراج سام نریمان کے شرایط خدمت بجالانے کے بعد پنجاب کی سرحد تک بطریق مشایعت ہمراہ گیا اور تحف و ہدایا منوچہر کے واسطے ارسال کر کے خود بلدہ اودھ مین آیا اور چتر عدالت کا سایہ سکنۂ ہند کے سر پر ڈالکر خلایق کو مرفہ الحال اور فارغ البال فرمایا اور دوسو اور بیس برس کے بعد اُسکی سلطنت آخر ہوئی اور بڑا بیٹا اُسکا فیروز راے جانشین ہوا **ذکر فیروز راے ولد کیشوراج کی حکومت کا** - جو کہ فیروز راے علم شاستر ہندی یعنی کتب علمی سے وقوف تام اور بہرہ وافی رکھتا تھا علما اور فضلا کی صحبت اختیار کر کے سواری اور لشکرکشی یکقلم برطرف کی اور مدار سلطنت اہل فضل اور ارباب کمال پر منحصر کر کے زر کثیر فقرا اور مستحقین کو پہونچاتا تھا اور دو مرتبہ بلدۂ بہار مین جاکر خیرات بیشمار کی بلدۂ منیر اسیکے عہد مین احداث ہوا اور وہ امر ناشائستہ کہ اس سے واقع ہوا یہ تھا کہ جب سام نریمان کے فوت سے ایک ضعف منوچہر کی سلطنت مین ظاہر ہوا اور افراسیاب کہ فرصت کا موقع دیکھتا تھا اُسپر فوج کھینچکر غالب ہوا فیروز راے نے منوچہر اور سام نریمان کے حقوق طاق نسیان پر چھوڑکر پنجاب پر فوج کشی کی اور وہ ملک زال بن سام نریمان کے قبضۂ تصرف سے برآوردہ کر کے جالندھر کو اپنا دارالملک بنایا اور ایلچی افراسیاب کی خدمت مین روانہ کیے اور آپ کو اُسکے خیرخواہان کے زمرہ مین شمار کیا کیقباد کے عہد تک پنجاب ہند کے راؤن کے تصرف مین تھا لیکن جب جہان کے پہلوان رستم دستان نے پہلوانی کی مسند کو اپنے وجود سے مزین کیا پنجاب کے استرداد کے واسطے ہند کی طرف متوجہ ہوا فیروز راے تاب صدمۂ رستمی نہ لایا ہزیمت کی باگ ترہت کے پہاڑون کی طرف معطوف کی اور جب رستم سند اور ملتان اور پنجاب کو زیر نگین کر کے ترہت کی سمت روانہ ہوا فیروز راے نہایت ہراسان ہوا بھاگ کر جھارکھنڈ اور گونڈھ وارہ کے پہاڑون پر دم لیا اور اپنے آفتاب سعادت کو زوال مین دیکھکر اُسی عرصہ مین اپنی نقد جان قابض ارواح کے سپرد کی اُسکی حکومت کے ایام پانسو اور سینتیس برس تھے **شرح تفویض کرنا رستم کا دار الے ہند سورج کو** منقول ہے کہ جب فیروز راے کے فوت کی خبر رستم کو پہونچی بسبب بے حقوقی اور بیوفائی کے کہ راے مذکور سے وقوع ہوئی تھی جہان کے پہلوان نے یہ چاہا کہ اُسکے فرزند بھی مسند حکومت پر متمکن نہون پھر ہند کے ایک سردارون مین سے کہ سورج نام رکھتا تھا اور اس عرصہ مین وہ اُسکی خدمت مین آمد و شد رکھتا تھا ہندوستان کے تخت پر بٹھایا اور خود ایران کی طرف متوجہ ہوا اور سورج استقلال تام حاصل کر کے پادشاہ عظیم الشان ہوا اور دریاے بنگالہ کے ساحل سے دکن کی سرحد تک تمام حکام اور عمال اُسنے بٹھلائے اور عمارت اور زراعت کے بارہ مین تاکید اکید اور قدغن بلیغ پہونچائی اور اسکے عہد مین ایک برہمن جھارکھنڈہ کی طرف سے اسکی ملازمت مین حاضر ہوا جو کہ برہمن مذکور علوم عربیہ اور سحر مین واقف اور دانا تھا سورج کے مزاج مین تصرف تمام پہونچا کر بت پرستی کا معاملہ تعلیم کیا **بیان شیوہ بت پرستی کے رواج کا** - کہتے ہین کہ ہند نے جیسا کہ اپنے پدر حام بن نوح علیہ السلام سے مشاہدہ اور معائنہ کیا تھا خالق بیچون کی طاعت اور عبادت مین

مصروف رہتا تھا اور اسکے فرزند بطناً بعد بطن اُسکی پیروی کرتے تھے یہان تک کہ مہاراج کے عہد مین ایک شخص ایران کی طرف سے آیا اور آفتاب کی پرستش کا رہنمون ہوا اور اس پرستش کے مروج ہونے سے بعضے ستارہ پرست اور آتش پرست بھی ہوئے لیکن جب بت پرستی کی رسم ظاہر آئی سب سے زیادہ تر شائع ہوئی کسواسطے اس برہمن نے سورج سے یہ فہمایش کی کہ جو شخص اپنے بزرگ کی شبیہ چاندی اور سونے اور پتھر سے تیار کرکے پرستش کرے راہ صواب مین قدم رکھے اسوجہ سے خُرد و بزرگ نے ہوس سے اپنے بزرگون کی شبیہ جو گذر گئے تھے تیار کرکے اُسکی پرستش مین قیام کیا اور سورج نے بلدۂ قنوج احداث کیا اور آب گنگ کے ساحل پر بت پرستی مین مشغول ہوا اور خلائق بھی اپنے دل سے ہر ایک طرز خاص کرکے بت پرستی کرنے لگی جیسا کہ نو۹ گروہ ہر ایک ساتھ ایک طریق کے بت پرستی کرتے تھے جب سورج بلدۂ قنوج کو پایۂ تخت قرار دیکر اکثر اوقات وہان سکونت اختیار کرتا تھا اور اسکے عہد مین قنوج کی آبادی پچیس کوس تک پہونچی تھی اور سورج دوسو اور پچاس برس تک حکومت کرکے قضاے الٰہی سے مر گیا اور وہ کیقباد کا معاصر تھا وہ ہر سال باج یعنی خراج بھیجتا تھا اور رستم دستان کے بھی حقوق کی رعایت کرکے اپنی خواہرزادی اُسکے حبالۂ نکاح مین لایا تھا اور ہمیشہ تحفے اور ہدیئے ارسال کرتا تھا اور سورج پینتیس۳۵ فرزند چھوڑ کر فوت ہوا تھا اُسکا بڑا بیٹا جسے بہراج اپنے باپ کا قائم مقام ہوا- **تذکرہ بہراج ولد سورج کے راج کا-** جب وہ تخت سلطنت پر متمکن ہوا بلدۂ بہراج کو اپنے نام پر آباد کیا اور علم موسیقی مین برسون مشغول رہا اور بلدۂ بنارس کی آبادی مین کہ اُسکے باپ نے انتہاے عمر مین اُسکی بنا شروع کی تھی اور وہ ناتمام پڑی تھی جہد بلیغ اور کوشش موفورہ بہم پہونچائی اور اپنے بھائیون کو عزیز اور مکرم جانکر جاگیرین اُنکی شان کے لائق دیکر راضی اور خوش کیا اور بعض لعین بھی کہتے ہین کہ بہراج نے اپنے بھائیون کو جو سورج کی صلب سے تھے راجپوت نام رکھا اور باقی فرقون کے بھی نام رکھے لیکن مہاراج کے ضوابط یعنی آئین ہاے قدیم کو کہ متضمن صلاح دولت تھے مختل کیا اور مملکت کا معاملہ نظم و نسق سے گرا اور ہر سمت ایک فتور اور سودا برپا ہوا از انجملہ کیدار نام ایک برہمن نے کوہستان کے راستون سے آنکر اُسپر خروج کیا اور جنگ عظیم اور حرب ضرب کے بعد غالب ہوا ہند کے سلطنت کی زمام اپنے ہاتھ مین لایا مدت بہراج کے حکومت کی چھتیس برس تھی- **ذکر کیدار برہمن کی حکومت کا** کہتے ہین جب اُسنے عروس مملکت ہند کو اپنے آغوش مین لیا اور چونکہ جہانداری کے حکم سے خوب ماہر تھا بادشاہ بزرگ ہوا اور کیکاؤس اور کیخسرو کی اطاعت کا زین پوش اپنے دوش سے نہ اُتارا اور تحف و تحائف اُسکے حضور بھیجتا رہا اور کالنجر کا قلعہ اُسنے بنا کرکے انجام کو پہونچایا اور اُسکے اخیر عہد مین شنکل نام ایک زبردست نے کوچ نواح سے خروج کیا اول ملک بنگ اور بہار پر متصرف و قابض ہوا اور جمعیت کثیر اور انبوہ غفیر بہم پہونچا کر کیدار سے مکرر سخت لڑائیان کرکے غالب اور فائق ہوا اس سبب سے کیدار کی مدت حکومت اُنیس۱۹ برس تھی- **ذکر شنکل کی حکومت کا-** اُسکے بعد شنکل تخت حکومت پر بیٹھا اور اُسنے شوکت و حشمت کے لوازم مین نہایت کوشش کی اور شہر لکھنوتی کہ معروف و مشہور ساتھ گور کے ہی اُسنے احداث کیا اور وہ شہر دو ہزار برس تک بنگ کا دار الملک تھا لیکن امیر تیمور کی اولاد صاحبقران کے عہد مین ویران ہوا اور اُسکے بدلے بلدہ ٹانڈہ نشیمن گاہ حکام ہوا اور شنکل چار ہزار فیل کوہ تمثیل اور لاکھ سوار جرار اور چار لاکھ پیادہ جنگی بہم پہونچائے اور طریق نخوت اور غرور کا کہ بدترین افعال ہی اسکے سر مغز مین جاگزین ہوا

اور اسی عرصہ مین جب افراسیاب نے ایلچی باج اور خراج کے طلب مین بھیجا اُسنے اہانت اور زجر سے اُسے دربار سے نکالدیا افراسیاب اس حرکت سے نہایت غضبناک ہوا اور پیران ویسہ کو کہ اسکا سپہ سالار تھا پچاس ہزار ترک خونخوار سے ہندوستان کی طرف رخصت کیا اور شنکل نے بھی علم جسارت بلند کرکے ایک حشر عظیم برپا کیا اور باطمینان کمال اُسکے مقابلہ کے واسطے پیش قدمی کی اور کوچ کے پہاڑون مین جو بنگالہ کی سرحد کے نزدیک واقع ہین جاکر سمکھ ہوا اور دو شبانہ روز تک تنور جنگ گرم اور لڑائی قائم رہی ترکون نے داد جوانمردی اور شجاعت دیکر پچاس ہزار مرد مقابل شنکل کی طرف کے تیغ قہر سے ہلاک کیے لیکن دشمن کی کثرت اور انبوہ سے کچھ پیش رفت نہ گیا اور انکی طرف کے بھی تیرہ ہزار مرد اہل نبرد کام آئے عاقبت الامر اثر ضعف ترکون کے چہرۂ حال سے ظاہر اور ہویدا ہوا ناچار تیسرے دن جنگ سے پہلوتہی کی اسواسطے کہ ولایت انکی دور تھی اور غنیم غلبہ کمال رکھتا تھا پاے ثبات جگہ سے ہلگیا اور بھاگ کر اس نواح کے پہاڑون مین دم لیا اور ایک جگہ مستحکم اور سنگین بہم پہونچائی اور پیران ویسہ نے جوانان جنگجو کے اتفاق سے عریضہ مفصل حقیقت حال تحریر کرکے افراسیاب کی خدمت مین روانہ کیا اور خود شب و روز ہنود کی حرب و ضرب مین مشغول رہا لیکن ہنود اطراف و جوانب سے ہجوم کرکے دلیرانہ حملہ آور ہوتے تھے ترک تیر سندان گداز سے انھین زخمی کرتے تھے اور حیران تھے کہ اس امر کا انجام کہان تک پہونچیگا۔ **تذکرہ افراسیاب کے ہند مین آنے کا اور رہا کرنا پیران ویسہ کو** دشمنون کے ترغہ سے منقول ہے کہ افراسیاب اُن روزون مین کہ پیران ویسہ ہنود کے نرغہ مین مبتلا تھا شہر گنگ دژ مین کہ خطا اور ختن کے بیچ مین واقع ہوا اور شہر خان بالغ سے ایک مہینے کی راہ اُسطرف ہے وارد تھا جب اُسنے پیران ویسہ کے حال سے اطلاع پائی بسبیل استعجال ایک لاکھ سوار جرار انتخاب ہمراہ رکاب لیکر اُسکی کمک کو روانہ ہوا اور چند روز مین قطع مسافت بعید کرکے اُس نواح مین پہونچا کہ شنکل نے اُسطرف کے راؤن کو فراہم کرکے حشر برپا کیا تھا اور سب طرف سے پیران ویسہ پر نقطۂ پرکار کی طرح محاصرہ کرکے بتنگ کیا تھا آتے ہی بلا توقف برق کی طرح سے حملہ آور ہوا ہنود کے دل پر اُسکا خوف دہراس اسقدر چھایا اور انکی جمعیت کہ عقد ثریا کی طرح متفق تھی نبات النعش کے مانند پریشان ہوئی اور بدحواسی مین تمام اسباب و سامان اور مال و متاع چھوڑکر راہ فرار نالی اور پیران ویسہ ضیق محاصرہ سے نجات پاکر افراسیاب کے شرف خدمت مین مشرف ہوا اور افراسیاب شنکل کے تعاقب مین روانہ ہوا جو شخص اسکے روبرو آتا تھا تیغ بیدریغ سے اُسکا کام تمام کرتا تھا اور شنکل اسکے پنجۂ قہر سے نجات پاکر بنگ کی ولایت مین پہونچا اور شہر لکھنؤتی مین داخل ہوا اور ترکون کے تعاقب سے ایک روز سے زیادہ تحمل توقف نہ پائی وہان سے بھی ترہت کے پہاڑون پر بھاگا اور ترکون نے لوٹ کی جھاڑو سے بنگ کی سلطنت جھاڑکر بالکل بھنگ لی یعنی آبادی کا اثر مطلق نہ چھوڑا اور اُسکے بعد افراسیاب نے شنکل کا سراغ بہم پہونچاکر اُسطرف جانے کا ارادہ کیا شنکل مضطرب اور پریشان ہوا آخر کو مردمان عقیل اور فہیم کو افراسیاب کی خدمت مین روانہ کرکے پیغام دیا کہ اگر آپ میری خطا و تقصیر معاف فرمایئے پابوسی کے واسطے حاضر ہون افراسیاب نے اسکی عرض قبول فرمائی اور شنکل بے تیغ اور کفن پہنکر اسکی خدمت مین دوڑکر التماس کی کہ مجھے اپنے ہمراہ رکاب توران کی ولایت مین لیچلیئے افراسیاب کو اُسکی حسن عقیدت پسند آئی اور مسند راج پر اُسکے فرزند کو بٹھایا اور شنکل کو اُسکی درخواست کے موافق اپنے ہمراہ لیگیا اور وہ بھی ذوق شوق سے اُسکی خدمت مین حاضر رہتا تھا یہانتک ہماوران کی جنگ مین رستم کے ہاتھ سے قتل ہوا

افراسیاب

شنکل کے حکومت کی تعداد چونسٹھ برس تھی **بیان راج دینا افراسیاب کا برہت ابن شنکل** کو برہت راجہ عابد اور سیرچشم اور نیک اندیش اور خوش خلق تھا حاصل اپنے ممالک محروسہ کا جو گڈھی سے مالوہ کی سرحد تک تھا اُسمین سے تیسرا حصہ خیرات کرتا تھا اور دوسرا حصہ اپنے باپ شنکل کے مصارف لابدی اور افراسیاب کے پیشکش کے واسطے بھیجتا تھا اور ایک حصہ سپاہ اور دواب مین صرف کرتا تھا اسواسطے اُسکا لشکر کم ہوا اور مالوہ کا راجہ کہ اسکا مطیع اور مالگذار تھا اس کی اطاعت سے سرتاب ہوا اور گوالیار کا قلعہ اسکے گماشتون کے تصرف سے برآوردہ کیا اور راجہ برہت نے بھی قلعہ رہتاس بنا کیا اور بتخانہ عظیم تیار کرکے وہان طاعت مین مشغول رہتا تھا اس سے پھر لاور برہت بھی اکاسی برس حکومت کر کے فوت ہوا چونکہ لاولدی سے فرزند رشید نہ رکھتا تھا اسواسطے قنوج کے نواح مین کہ دارالراج تھا ہرج مرج ظاہر ہوا اور ایک شخص مہراج تام قوم کچھواہہ نے زمین مارواڑ سے خروج کیا اور بلدۂ قنوج پر متصرف ہوکر بادشاہ ہوا۔ **تذکرہ مہراج کچھواہہ کے راج کا**۔ مہراج کچھواہہ نے جب مدت کے بعد مکنت اور قوت تمام بہم پہونچائی ولایت نہروالہ پر فوج کشی کی اور اس ملک کو وہان کے زمینداروں کے ہاتھ سے کہ اکثر انمین اہیر یعنی گاے چرانے والے تھے بزور شمشیر چھین لیا اور دریاے شور کے کنارے عوام کے آمدورشد کے واسطے بنادر بنا احداث کیے اور کشتیان تیار کروائین اور انھین دریامین ڈالکر واپس آیا اور چالیس برس سلطنت کرکے رخت ہستی باندھا اور یہ راجہ گشتاسپ کا معاصر تھا اور ہرسال پیشکش بھیجتا تھا **بیان کیدرراج کی حکومت کا**۔ کیدرراج خواہرزادہ یعنی بھانجا مہراج کا ہی حسب الوصیت جانشین ہوا چونکہ اس عرصہ مین رستم دستان قتل ہوا تھا اور چند مدت پنجاب مین حاکم صاحب قدرت نہ تھا اسطرف لشکر کش ہوکر بسہولت وآسانی تمام اسپر متصرف ہوا اور چندے شہر بہیرہ کہ وہ شہرہاے قدیم سے ہی اقامت کی اور قلعۂ جموتیار کیا اور اپنے عزیزون سے ایک کو کہ وہ قوم کھکران سے تھا اور اسکا نام درگ تھا وہان کا حاکم کیا اور اُسوقت سے آج تک وہ قلعہ اس قوم کے قبضہ مین ہے اور ایک مدت کے بعد قوم کھکران اور چوبیہ کہ پنجاب کے معتبر زمینداروں سے تھی مردمان صحرانشین اور پہاڑیون سے کہ کابل اور قندھار کے مابین رہتے تھے جمعیت کرکے کیدرراج پر فوج کش ہوئے اور اُسنے عاجز ہوکر وہ ملک انھین کے قبضہ مین واگذاشت کیا اور اسوقت سے یہ قوم پراگندہ ہوئی اور ہرایک پہاڑ پر جو سردار تھا اُسے زیر کرکے اس مقام پر آپ متصرف ہوئی ظاہرا یہ وہی قوم افغان ہی کہ اب جو موجود ہین اور کیدرراج کے راج کی مدت تینتالیس برس تھی۔ **تذکرہ جیچند کے راج کا**۔ یہ جےچند کیدرراج کا سپہ سالار تھا قدرت پاکر تخت ریاست پر قدم رکھا اور اسکے عہد مین قحط عظیم پڑا چونکہ وہ خاندان سلطنت سے نہ تھا بندگان خدا کی کہ ودائع بدائع خالق ہین پروا نہ کرکے بلدۂ بیانہ مین عیش وعشرت مین مشغول ہوا اور خلق کثیر سپاہ اور رعیت سے ہلاک اور تلف ہوئی اور بیاکثر قصبہ اور قریہ ویران ہوئے اور اسکی بے پروائی کی جہت سے ہندوستان سالہا سال حالت اصلی پر نہ آیا اور بے رونق رہا اور جیچند بعد ساٹھ برس حکومت کے ملک عدم کی طرف راہی ہوا اور وہ بہمن اور داراب کا ہمعصر تھا اور ہرسال پیشکش ارسال کرتا تھا اور ایک فرزند خُردسال اس سے باقی رہا اسکی مان اسے تخت پر بٹھا کر خود متکفل اور متصدی امر سلطنت ہوئی لیکن جےچند کے بھائی نے کہ اسکا نام دہلو تھا سرداروں سے اتفاق کرکے جےچند کے فرزند کو درمیان سے اُٹھا کر گلوبند سلطنت کا اپنے گلے مین ڈالا۔ **تذکرہ راجہ دہلو کے خروج کا**۔ واضح ہو راجہ دہلو

نہایت شجاع اور دلیر اور خلق پر شفیق اور مہربان تھا اور ہمگی ہمت اسکی اس امر مین مصروف تھی کہ بندگان خدا مرفہ اور آسودہ رہین اور بلدۂ دہلی اُسنے بنا اور آباد کیا تھا اور جب چالیس برس اسکی سلطنت کے آخر ہوئے فور نامے کہ کمایون کے راجاؤن سے خویشی کی نسبت رکھتا تھا اور کمایون مین رہتا تھا خروج کرکے اول کمایون کی ولایت پر مسلط اور متصرف ہوا اسکے بعد قنوج کے قلعہ پر آیا اور اس سے اور راجہ دہلو سے حرب عظیم اور جنگ شدید واقع ہوئی اور دہلو اسکے پنجۂ ظلم مین اسیر ہوا فور نے بر فور اسے رہتاس کے قلعہ مین بھیجکر قید کیا۔ **تذکرہ راجہ فور کے راج کا۔** راجہ فور اسکے بعد لشکر بنگ کی طرف روانہ کرکے دریاے اخضر تک متصرف ہوا اور راجہ عظیم الشان ہوا اور مورخون کا یہ بھی اتفاق ہے کہ فور کے مقابل کوئی راجہ بزرگ نہوا اور جو برخلاف راؤن کے گذرا پیشکش بھیجنا شاہان ایران کے واسطے یکقلم موقوف اور برطرف کیا اسکندر نے لشکر ہند پر کھینچا فور نے ہرگز فروتنی نہ کی اور سپاہ مور و ملخ سے افزون اپنے ہمراہ لیکر استقبال کرکے اسکے مقابل ہوا اور حدود سرہند مین مصاف عظیم کی اور تہ تیغ ہوا اور تہتر برس اسنے حکومت کی اوپر طبائع آفتاب شعاع سخنوران عالم کون و مکان کے پوشیدہ نرہے کہ مملکت دکن مین بھی راجہاے عظیم الشان اور عمائد زمان شل کھیچند کہ بلدہ کھڑ بنا کیا اور مرج چند کہ قصبہ مرج اسکے نام پر موسوم ہے اور بجے چند کہ بلدہ بیجانگر کو آباد کرکے دار الراج دکن کیا اور علاوہ اسکے اور راے کہ شمار اُنکے نامون کا سبب تطویل ہے بہت تھے اور اس وقت کہ اسکندر رومی ہند مین آیا راجہ بیدر نام کہ راجہ بزرگ تھا اور بیدر کا قلعہ اسی کا ساختہ اور پرداختہ ہے اور قوم راج بیدر کہ اب ہے اور تمام فریق دکن مین شجاعت اور جوانمردی مین مشہور و معروف ہین اسکی نسل سے ہین اور دکن مین حسب نوبت تخت حکومت اور مسند ریاست پر متمکن ہوئے ہین سکندر کی آمد اور فور کے مقتول ہونے کی خبر سنکر متوہم اور پریشان ہوا اور مال و منال اور افیال جو کچھ رکھتا تھا اپنی بیٹی کی معیت سے سکندر کے حضور ارسال کیا یہانتک کہ وہ اسکے حسن عقیدت سے راضی ہوا اور اسکے مملکت کے تسخیر کا خیال برطرف کرکے ایران کی طرف روانہ ہوا اور فور کے قتل ہونے اور سکندر کی معاودت کے بعد سنیسار چند نامے ہندوستان کی حکومت کی زمام اپنے ہاتھ مین لایا اور چند عرصہ مین تمام ہندوستان کو خار و خاشاک برہمی سے صاف کیا اور جو فور کا قتل ہونا اپنی آنکھ سے مشاہدہ کیا تھا سکندر کے خوف سے پیشکش ہر سال گودرز کی طلب سے پیشتر بھیجتا تھا اور اُن روزون گودرز ایران کی سلطنت پر مسلط تھا جب کہ ستر برس اسکی سلطنت کے آخر ہوئے جونہ نامے اسپر خروج کرکے غالب ہوا۔ **تذکرہ جونہ کے خروج کا۔** بعضے راویون کا یہ قول ہے کہ جونہ فور کا بھانجا ہے اور جب تخت حکومت پر بیٹھا افعال پسندیدہ اور خصال برگزیدہ اظہار کرکے ملک کی آبادی مین مصروف ہوا اور گنگا اور جمنا کے کنارے قریات اور قصبات احداث فرمائے اور عدل و انصاف مین جہد بلیغ اور سعی موفورہ بجالایا اور آردشیر بابکان کا ہمعصر تھا اور جس سال کہ آردشیر بابکان ہند کی تسخیر کی عزیمت کرکے ہند کی سرحد پر آیا جونہ مضطرب ہوکر اسکی خدمت مین حاضر ہوا اور زر و جواہر بیشمار اور بہت ہاتھی اژدہا کردار پیشکش کرکے رخصت ہوا اور قنوج مین آکر مدت مدید استراحت کے بستر پر چین سے رہا اور نوے برس کے بعد اسکا پیمانہ عمر آب بقاسے لبریز ہوکر دست قضا سے ٹوٹا اور بائیس فرزند اس سے باقی رہے اور خانہ الصدق یعنی بڑا بیٹا اسکا جسمے کلیان چند قائم مقام ہوا۔ **ذکر راجہ کلیان چند کا۔** وہ راجہ ظالم اور نہایت سفاک تھا کہ تھوڑے جرم پر بندگان خدا کی خونریزی کرتا تھا اور لوگون کو بیگناہ متہم کرکے مال و منال لیتا تھا اور رعیت سے سخت طلبی اور زجر و شدت

تمام سے زر لگان تحصیل کرتا تھا لہذا رعایا اسکے ظلم و جور سے حیران و پریشان ہوئی اور جسطرف جسکے سینگ سمائے بھاگ گئی اور ہندوستان خراب ہوا اور قنوج کا پایہ تخت ایسا ویران اور برباد ہوا کہ راجہ کلیان چند کے پاس فوج اور رعایا قلیل ہی اور اسکے دربار کی رونق زائل ہوئی اور ہند کی سلطنت پر آشوب اور اطراف کے راجہ قوی اور عظیم الشان ہوئے پس راقم نے مناسب جانا کہ اُنکا بھی احوال لکھے اور بقیہ اسکا نہووے کہ احوال رایان ہند او قنوج کا لکھنا چاہیئے اسواسطے راجہ بکرماجیت کا احوال کہ مالک مالوہ کی سلطنت کے تھے لکھتا ہے۔ **ذکر راجہ بکرماجیت کی حکومت کا کہ دادگستری مین شہرۂ آفاق ہے** ۔ راجہ مزبور قوم پوار سے تھا نیک نہادی اسکی ہنود کے حکایات اور روایات سے کہ بطریق افسانہ کے مذکور او مشہور ہے دریافت کرنا چاہیئے اسواسطے کہ راجہ بکرماجیت نے آغاز شباب مین فقیرانہ لباس پہنکر فقرا کے ہمراہ اکثر ممالک کی سیر کی تھی اور سخت ریاضتین اُنکی صحبت مین کھینچین جب سال اسکے عمر کا پچاس کو پہونچا سروش آسمانی کے سبب سے بادیہ سپاہگری پر قدم رکھا جو کہ حکمت ازلی ساتھ اسکے متعلق تھی کہ وہ دولت عظمی اور اقبال کبرے مین فائز ہوا اور خلق اللہ جفا پیشہ راؤن کے پنجۂ ظلم و ستم سے نجات پاوین روز بروز اسکے کام نے درجہ بدرجہ ترقی اور افزونی پکڑی ہی اور چند عرصہ مین ملک نہروالہ اور مالوہ اسکے حیطۂ تصرف مین آیا اور اسنے نیت حق طویت کی برکت سے عدل و داد کا فرش بچھایا اور چتر احسان کا سایہ ہر شہر و دیار کے سکنہ کے سرون پر ڈالکر اسقدر عدل و مساعی جمیلہ بیش پہونچائے کہ مقناطیس جذب آہن یعنی لوہا کھینچنے کے خیال سے باز رہا اور کہربا نے دست تصرف کا دامن کاہ سے کوتاہ کیا اور ہنود کا اعتقاد وہ ہے کہ اسکی اہل دنیا کے حال سے سوا یہ حالت تھی کہ جو کچھ اسکے پیشگاہ ضمیر مین گذرتا تھا بیقصور نقصان یعنی ہو بہو وہی ظہور مین آتا تھا اور جو کچھ شب کو خیر و شر اور نفع و ضرر سے اسکے ممالک محروسہ مین سرزد اور واقع ہوتا تھا صبح کو بے خلل و فتور روز روشن کی طرح اُسپر روشن اور منکشف ہوتا تھا اور باوصف سلطنت اور شوکت کے خلق خدا سے برادرانہ سلوک کرتا تھا اور اپنے مکان مین مٹی کے کوزہ اور بوریہ کے سوا نہ رکھتا تھا اور شہر اُجین اور قلعہ دھار اسی کے عہد معدلت مہد مین آباد اور بنا ہوا اور بکرماجیت نے اسمین سکونت اختیار کی تھی اور اُجین مین مہاکال بتخانہ تیار کرکے براہمہ اور جوگیون کا وظیفہ مقرر کیا اور بتخانہ مین رہنے اور عبادت کرنے کا اشارہ فرمایا اور وہ اکثر اپنی اوقات خلق کی پرسش اور خالق کی پرستش مین بسر کرتا تھا اور اہل ہند اُسپر اعتقاد بہت رکھتے ہین اور افسانہاے غریب اور قصص عجیب اُسکے واسطے ساختہ اور پرداختہ کیے ہین اور تاریخ سال و ماہ اسکے وفات سے دفترون مین ثبت کرتے ہین اور بحالت تحریر اس سطور تک کہ اصل کتاب کی تالیف سے مراد ہے کہ سنہ ۱۰۱۵ھ ایک ہزار اور پندرہ برس خیر البشر علیہ الصلوۃ والسلام کی ہجرت سے ہین ہنود کے حساب سے سمبت ۱۶۶۳ سولہ سو تریسٹھ بکرماجیت کے فوت سے آخر ہوئے اور راجہ بکرماجیت آردشیر کا معاصر ہوا ہے اور بعضون کا یہ بھی قول ہے کہ شاپور کا ہم عہد تھا اور اسکے آخر عہد مین سے سالباہن زمیندار دکن نے اُسپر خروج کیا اور دریاے نربدہ کے کنارے پر افواج طرفین نے آتش کارزار افروختہ کی عاقبت الامر سالباہن غالب اور بکرماجیت قتل ہوا اور اسکے ایام دولت کے بارہ مین بہت سی روایتین ہین اور چونکہ انمین سے کوئی اس قسم کی نہ تھی کہ عقل خردہ بین اُسے قبول کرے لہذا سکوت کیا اور بکرماجیت کے بعد مدت دراز تک مالوہ کا ملک حاکم عادل اور صاحب جود نہ ہونے کے سبب سے خراب رہا آخر کو راجہ بھوج نامے حکومت کی باگ اپنے دست قدرت مین لایا۔ **تذکرہ راجہ بھوج کی حکومت کا** ۔ وہ بھی قوم پوار سے تھا اور عدالت اور سخاوت مین بکرماجیت کی پیروی کرتا تھا اور راتون کو تغیر وضع کرکے شہر کے گرد پھرتا تھا اور فقرا اور مساکین کے حال کی خبر لیتا تھا

اور ہمیشہ ہمت والانہمت آبادی اور آسودگی حال رعایا اور برایا مین مصروف رکھتا تھا اسی کے عہد مین شہر کھرکون اور
بیجا کرا اور قصبہ ہندیہ آباد ہوا اور عورتون کے جمع کرنے مین حریص تھا اور سال مین دو مرتبہ جشن عالی ترتیب دیتا تھا اور
ہندوستان کے اطراف سے سازندے اور نوازندے کثرت کے ساتھ اسکے دربار مین آتے تھے اور چالیس روز تک عیش و
عشرت کی محفل جشن ترتیب پاتی تھی اور گانے اور بجانے اور عیش و نشاط کے سوا دوسرا کام نتھا اور اُن دنون مین تمام ارباب نشاط کے
واسطے طعام و شراب و ریان سرکار سے مقرر تھے اور رخصت کے وقت ہر ایک ایک خلعت اور دس مثقال طلا پاتا تھا اور اُسنے پچاس
برس سلطنت کرکے رخت ہستی باندھا اور اسی عرصہ مین باسدیو نامے تخت قنوج پر متمکن ہوا اور ملک بہار کہ بنگالہ کی طرح قنوج
کے راجاؤن کے تصرف سے نکل گیا تھا مستخلص فرمایا فی الجملہ شوکت اور سلطنت تمام رکھتا تھا اور بہرام گور اسی کے عہد مین
تاجری کا لباس زیب تن کرکے مملکت ہند کی تحقیق اور ہنود کے اوضاع اور اطوار دریافت کرنے کے واسطے دارالراج قنوج مین
آیا تھا کہتے ہین اسی ایام مین ایک فیل وحشی اور مہیب نے نواح قنوج مین بے اعتدالی بہم پہونچائی تھی اور ایسا کوئی دن نتھا کہ وہ
موذی اپنے ہاتھ سے ایک جماعت مسافرین اور مترددین کو پامال ہلاکت نہ کرتا اور باسدیو مکرر اسکے دفع کا قصد کرکے سوار ہوا اور
ناکام ہوکر پھر آیا تھا اتفاقات سے اُسی دن کہ بہرام گور بلدۂ قنوج مین داخل ہوا وہ فیل مست بلاے ناگہانی کی طرح شہر کے کنارے
آیا اور شور و غوغا آدمیون مین برپا ہوا راجہ نے حکم دیا کہ شہر کے دروازے بند کرو بہرام تن تنہا اسکے دفع کے واسطے آیا اور ایک
چوبہ تیر سے اسے ہلاک کیا اور شہر کی خلقت نے کہ وضیع و شریف تماشائی شہر سے برآمد ہوئے تھے اُسکے ہاتھون کو چومکر قدمبوسی کی اور
نعرۂ تحسین اور غلغلہ آفرین کا جوف گردون مین ڈالا اور باسدیو نے یہ خبر سنکر بہرام گور کو اپنے روبرو طلب کیا جب بہرام راجہ
کے پاس گیا ایک اسکے مصاحبون سے کہ سال گذشتہ مین پیشکش بہرام کے واسطے ولایت مین لے گیا تھا پہچانا اور حقیقت
اسکی راجہ کے گوش زد کی راجہ نے تخت سے اُترکر بہرام کی ملازمت کی اور اپنی لڑکی اُسے دی اور باعزاز تمام روانہ کیا
اور اپنے حین حیات مین بھی تحف نفیسہ ہر سال بھیجتا رہا اور ستر برس حکومت کرکے درگذرا قلعہ اور شہر کالپی اسکی تعمیرات
سے ہے اور دو فرزند اس سے باقی رہے اور بھائیون مین دس برس کے عرصہ تک بر سر تخت بحث اور نزاع رہی اور شب و روز
جنگ و جدل مین گذرتے تھے آخر الامر رام دیو نامے کہ باسدیو کا سپہ سالار تھا افسران فوج کے اتفاق سے قنوج کے پاے تخت پر
متصرف ہوکر عظیم الشان راجہ ہوا - **ذکر رام دیو راٹھور کے راج کا** - واضح ہو کہ رام دیو قوم راٹھور سے تھا نہایت
دلیر اور شجاع اور مدبر اول اُسنے سرحدداران سرکش کو کہ جنکی طبیعت مین خودرائی جاگزین ہوئی تھی باآہستگی تمام دفع کیا
اور گھر کے فساد سے مطمئن ہوکر اسوقت سپاہ جرار ہمراہ رکاب لیکر مارواڑ کی طرف متوجہ ہوا اور اس ولایت کو فرقہ
کچھواہہ کے تصرف سے برآوردہ کرکے اپنے قوم کو کہ راٹھور کی جماعت سے مراد ہے ساکن اور آباد کیا اور اسی تاریخ سے
اس قوم نے اس ولایت مین قیام کیا اور قوم کچھواہہ کو اس ولایت سے نکالکر قلعہ رہتاس کی حدود مین آباد کیا اور اس
قوم کے سردارون کی بیٹیون کو اپنے حرم مین جگہ دی اور اسکے بعد سرحد لکھنوتی پر جاکر متصرف ہوا اور وہ شہر اپنے
بھتیجے کو عطا کرکے غنیمت وافر اپنے قبضہ مین لایا اور تین برس کے بعد قنوج مین مراجعت فرمائی اور دو برس
توقف کرکے لشکر ظفر پیکر مالوہ کی طرف روانہ کیا اور اس ملک کو بھی اپنے قبضہ مین لاکر متصرف ہوا اور بہت
سے قصبہ اور قریہ آباد فرمائے اور قلعۂ نرور کی بھی مرمت کی اور ایک شخص کو کہ وہ قوم راٹھور سے تھا
وہان کا حاکم کیا پھر بیجانگر کے راجہ سے بیٹی چاہی اور شیوراے کہ بسبب نوبت دکن کے مملکت کی حکومت کی

زمام اپنے ہاتھ مین رکھتا تھا رام دیو کی شوکت سے ہراسان ہوا اور فورًا اپنی بیٹی مع جہیز لائق ارسال رکھی رام دیو دو برس
کونڈواڑہ مین بسر لیگیا اور اکثر عمدہ زمیندارون کو قتل کرکے قنوج کی طرف مراجعت کی اور سات برس عشرت مین مشغول رہا
اسکے بعد سوالک کے پہاڑون پر جاکر اس نواح کے تمام راؤن کو خراج گذار بنایا اور کمایون کا راجہ کہ اُن پہاڑون پر عمدہ تھا
اور اُس سے پیشتر دو ہزار برس کے قریب اُسکے آبا اور اجداد اس ملک کے حاکم تھے رام دیو سے سبقت کرکے جنگ مین مشغول ہوا
اور صبح سے شام تک معرکہ قتال وجدال گرم رہا اور بہت سے دلاور اور مبارز طرفین سے آتش کارزار مین جلکر اپنا نام دفتر عالم مین
ثبت کرگئے اور دھوان اُنکے خاندان سے برآیا آخرالامر نسیم فتح وظفر کی پرچم اقبال رام دیو پر چلنے لگی اور کمایون کے راجہ
کا پاے ثبات میدان وغا سے ہل گیا اور سلب وسامان اور ہاتھی اور گھوڑے چھوڑ کر کوہستان مین جاکر پناہ لی اور رام دیو نے
دختر اور پیشکش لیکر ملک اُسی کے سپرد کرکے عنان توجہ نگرکوٹ کے پہاڑون کی سمت معطوف فرمائی اور اس ولایت کو بھی
غارت کی جھاڑو سے جھاڑتا ہوا جاتا تھا یہان تک کہ موضع ہنادٹ مین پہونچا کہتے ہین کہ دوگا کے بتخانہ کی حرمت کے سبب سے
کہ نگرکوٹ کے قلعہ کی حوالی مین واقع تھا عنان عزیمت پھیری اور آگے نہ بڑھا اور آدمی بھیجکر وہان کے راجہ کو طلب کیا راجہ طاقت
کرنے مین متفکر ہوا آخر برا ہمہ درمیان مین آئے اور یون تجویز ہوئی کہ رام دیو بتخانہ کی زیارت کے واسطے آوے اور یہان کا
راجہ اُس مقام مین ملازمت کرے غرض اس تقریب سے دونون مین ملاقات ہوئی اور رام دیو نے زر خطیر بتخانہ کے خادمون
کو دیا اور راجہ نگرکوٹ کی دختر اپنے فرزند کے واسطے خواستگاری کی پھر جمو کے قلعہ کی طرف روانہ ہوا اور جمو کے راجہ نے
اپنے لشکر کثیر کی حمایت اور استواری قلعہ اور صعوبت راہ اور انبوہی جنگل اور افزونی غلہ پر نظر کرکے مطلق فروتنی
نکی اور جنگ پر آمادہ ہوا اور پھر اپنے تئین مرد میدان ستیز اور رام دیو کا ہمسر نہ دیکھا عنان عزیمت بہزیمت پھیری اور
رام دیو نے ایک جماعت اُسکے تعاقب مین روانہ کی اور قلعہ کو خود راجہ رام دیو نے محاصرہ کیا اور اس قلعہ کو چند عرصہ
مین مفتوح کیا اور خلق کثیر اسیر اور دستگیر ہوئی اور مال وافر اور نقد متکاثر اُسکے ہاتھ آیا اسکے بعد جمو کا راجہ بعجز تمام
حاضر ہوا رام دیو نے اُسکی بیٹی اپنے دوسرے فرزند کے واسطے خواستگاری کی پھر وہان سے کوچ کیا اور بہہت
کے کنارے سے کہ کشمیر جنت نظیر کے پہاڑ سے پنجاب کی زمین پر گرتی ہے اور حدود بنگالہ اور دریاے شور تک کہ کوہستان
سوالک مین واقع ہین منتہی ہوتی ہے اور شاید کہ پانچ مہینے کا راستہ ہو سیر فرمائی اور پانسو راے اور راجہ کہ اُس
کوہستان مین استقامت رکھتے تھے اُنھین بسیاست پیش آن کر زیر وزبر اور مالگذار کیا اور وہان سے زر وجواہر
اور ساز وسلب اور مال ومنال وافیال بیشمار لیکر قنوج کی طرف مراجعت فرمائی اور اسکے بعد اپنے پایہ تخت
مین ایک جشن عظیم ترتیب دیا اور تمام فوج کی تنخواہ اضافہ فرمائی اور مردمان شجاع کو انعامات سے سرفراز کرکے
ثلث غنیمت خلق پر قسمت فرمائی پھر مسند فراغت اور استراحت پر متمکن ہوکر کسی طرف سوار نہوا اور چون برس سلطنت
کرکے اس جہان فانی سے کوچ کیا اور اہل ہند متفق ہین کہ رام دیو کے مانند ہندوستان مین کوئی راجہ
عظیم الشان نہین ہوا اور وہ فیروز شاہ ساسانی ولد کیقباد کا ہمعصر تھا ہر سال باج وخراج بھیجتا تھا اور کوئی
دقیقہ اطاعت وفرمانبرداری کا فروگذاشت نہین کیا تذکرہ پرتاب چند سنسودیہ کا واضح ہو کہ راجہ رام دیو
کے فوت کے بعد اُسکی اولاد مین نزاع واقع ہوئی اور آپسمین نوبت ہتھیار کی آئی اور اس سبب سے قنوج کے
پایہ تخت مین بہت سی خرابیان اور فتور واقع ہوئے رام دیو کا خزانہ کہ محاسب وہم جسکے حصر اور شمار سے عاجز تھا

تلف ہوا اور ایک شخص سپہ سالاران رام دیو سے کہ پرتاب چند نام رکھتا تھا اُسنے نمک حرامی پر کمر باندھی اور بھائیون کے مناقشہ اور محاربہ کو غنیمت جان کر سپاہ کثیر اور لشکر خطیر اپنے پاس فراہم کیا اسکے بعد قنوج کی طرف فوج لیکر بسہولت تمامی تمام قابض اور متصرف ہوا اور پرتاب چند نے اول رام دیو کے چراغون کو کہ وارث ملک تھے صرصر ظلم سے گل کر کے شبستان سلطنت کو تیرہ و تاریک کیا اور انکا اثر مطلق نہ چھوڑا پھر اُن زمیندارون کو کہ قنوج کے اطراف و جوانب تغلب سے مسلط ہوئے تھے مطیع ہوا اور رفتہ رفتہ اُنکے درخت ہستی کو بھی تیر سیاست سے یک لخت بیخ و بن سے منقطع کیا اور آپ راجہ عظیم الشان بن بیٹھا جب اُسنے اکثر کام اپنی مراد کے موافق ساختہ اور پرداختہ دیکھے عجب و تکبر کی شراب نے اسقدر اُسے مبہوت اور بیخود کیا کہ سلاطین ایران کو پیشکش بھیجنا یکقلم موقوف کیا اور نوشیروان کا ایلچی کہ مال مقرری لینے کو آیا تھا محروم اور ناکام واپس گیا اور جب سپاہ ایرانی شاہ ایران کے حکم سے ملتان اور پنجاب کے ملک سے مزاحم اور متعرض ہوئی سراسیمہ اور پریشان ہوا اور اپنے کیئے ہوئے سے شرمندہ ہو کر استغفار کی اور زر و جواہر وافر سپاہ ایران کے پاس ارسال کیا تو اُنھون نے ہاتھ نہب و غارت سے کوتاہ کیا اور پرتاب چند اپنی قید حیات مین ہر سالہ خراج بھیجتا تھا اور اُسکے فوت ہونے کے بعد اطراف کے راؤن نے سر اُٹھایا اور بزور شمشیر اکثر اطراف پر قابض اور دخیل ہوئے اور تھوڑی مملکت پرتاب چند کے فرزندون کے تحت حکومت رہی اس سبب سے انکا لقب رانا ہوا اسلیئے کہ کم ملک راجہ کو ہندی مین رانا کہتے ہین اور حالت تحریر اس سطور تک حکومت پرتاب چند کے سلسلہ مین ہے فقط کوہستان کوملیری اور اُسکا اطراف اپنے تحت و تصرف مین رکھتے ہین اور چیتوڑ اور مندسور اور باقی بہت سے ممالک انکے امیر تیمور صاحبقران کی اولاد کے قبضہ مین ہین **بیان راجہ انند دیو راجپوت کا** وہ راجہ بیس کے فرقہ سے تھا اور پرتاب چند کے مرنے کے بعد مالوہ کی مملکت سے خروج کیا اور دن بدن اُسکے کام نے عروج پکڑا اور مالوہ اور نہروالہ اور مرہٹ اور دکن اور برار کی سرزمین پر متصرف ہوا اور رام گر اور ماہور کا قلعہ اسی کے عہد مین بنا ہوا اور قلعہ مند و بھی اسکی تعمیرات سے ہے اور یہ خسرو پرویز کا معاصر تھا اور سولہ برس راج کر کے اُسنے شربت ناگوار موت کا چکھا اور انھین سنوات ہندی مین مالدیو نام دواب کے درمیان سے جمعیت عظیم بہم پہونچائی اور دہلی پرتاب چند کے فرزندون سے برآوردہ کی اور دہلی پر قبضہ کرنے کے بعد عنان عزیمت قنوج کی طرف معطوف کی اور اسے بھی اپنے تحت و تصرف مین لایا اور یہ بھی کہتے ہین کہ شہر قنوج اُسکے عہد مین نہایت آباد ہوا کہ ایک قسم دوکان تنبولی کی تیس ہزار ہوئین اور سازندون اور خواندون کے ساٹھ ہزار مکان یک لخت آباد ہوئے اور باقی خصوصیات کو بھی اسی سے قیاس کرنا چاہیئے اور مالدیو بیالیس برس کے بعد اس جہان فانی سے رہگرا ئے آنجہانی ہوا اور چونکہ لاولد تھا ہر ایک سرزمین مین ایک رائے خودرائے پہونچا اور علاوہ طلوع ہونے آفتاب جہانتاب دین مبین محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک مملکت ہند مین کوئی راجہ عظیم الشان مسند حکومت پر متمکن ہوا جیسا کہ اس زمانے مین کہ سلطان محمود غزنوی غزا اور جہاد کا آہنگ کر کے ہندوستان مین آیا اور قنوج مین کور نامی ایک راجہ فرمانروا تھا اور میرٹھ مین دھرم دت اور مہاون مین کلچند اور لاہور مین جے پال بن اجپال اور کالنجر مین بجیرا اور اسی طرح سے اجمیر اور گجرات اور گوالیار مین جدا جدا ایک حاکم تھا اسواسطے اُنکے احوال کا تذکرہ کلم انداز ہوا شروع واقعات سلاطین اسلام ادام اللہ آثارہم الی یوم القیامۃ کہ مراد اس کتاب کی تالیف سے ذکر خیر انکا ہی کرتا ہے۔ **تذکرہ ظہور نیر اسلام کا مملکت ہند مین** ناظرین پر تمکین کے طبائع

آفتاب شعاع پر مخفی اور پوشیدہ نرہے کہ اول جس شخص نے کہ ارباب اسلام سے ہندوستان کی سرحد مین قدم رکھا اور وہان کے اہالی کے ساتھ غزا کی مہلب بن ابی صفرہ ہی اور تفصیل اس سخن مجمل کی وہ ہی کہ سنہ ۲۸ اٹھائیس سرور انبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت سے عبداللہ بن عامر بصرہ کا حاکم تھا اور امیر المومنین کے حکم سے فارس کی سمت کہ وہانکے اہالی نے امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد نقض عہدی پر کمر باندھی تھی فوج فتح موج لیجا کر مظفر اور منصور بصرہ کی طرف معاودت کی اور سنہ تیس مین امیر المومنین عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ نے ولید عقبہ کو شرب مدام کے سبب سے کوفہ کی حکومت سے معزول فرمایا اور سعید ابن العاص کو اُسکا قائم مقام کیا اور سعید اسی سال طبرستان کی طرف روانہ ہوئے اور امیر المومنین حسن اور حسین علیہما السلام بھی اس یورش مین تشریف رکھتے تھے اور انکے قدوم فیض لزوم کی برکت سے ولایت جرجان کہ دار الملک استرآباد ہی مفتوح ہوئی اور جرجان کے آدمیون نے صلح کے عوض مین دولاکھ دینار پیشکش کیئے اور دولت اسلام سے مالامال ہو کر اپنے مکانون مین آباد ہوئے اور سنہ اکتیس ہجری مین عبداللہ بن عامر امیر المومنین عثمان رض کی طرف سے خراسان کی فتح کے واسطے مقرر ہوئے اور لشکر گران سے کرمان کے راستہ سے خراسان کو عازم ہوئے اور مقدمہ حنیف بن قیس تھے پھر سیستان اور قہستان اور نیشاپور کو مسخر کیا اور طوس کے مردمان نے بھی اُنسے موافقت کا دم بھرا اور سرخس اور ہرات اور بادغیس اور غور اور غرجستان اور مرو اور طالقان اور بلخ بھی مسلمانون کے تصرف مین آیا اور عبداللہ کو جب تائیدات الٰہی سے چند عرصہ مین فتوحات کلی حاصل ہوئی قیس بن ہاشم کو خراسان مین اور حنیف بن قیس کو مرو اور طالقان اور نیشاپور مین خالد بن عبداللہ کو ہرات اور غور اور غرجستان کا والی کیا اور عبداللہ نے خود طواف کعبہ کا احرام باندھا اور حجاز کی طرف متوجہ ہوئے اور سنہ ۳۲ بتیس ہجری مین عبد الرحمن بن ربیعہ کہ حضرت عثمان رض کے حکم سے بلخ کے جہاد کو گئے تھے مع بہت سے مسلمانون کے شہد شہادت نوش کر کے جنت سدھارے اور مسلمانان بقیۃ السیف کا پاے ثبات جگہ سے ٹل گیا اور جیلان اور جرجان کی طرف روانہ ہوئے اور اسی سال قارن نامے کہ امراے عجم سے تھا جب اُسنے دیکھا کہ عبداللہ عامر حرمین الشریفین زادہما شرفاً کی زیارت کو روانہ ہوا ہی اور خراسان کا میدان مسلمانان فارس سے خالی ہی چالیس ہزار مرد طبس اور ہرات اور بادغیس اور قہستان اور غور وغیرہ سے فراہم کر کے مسلمانون پر خروج کیا اور عبداللہ حازم کہ نیشاپور مین حنیف کے ساتھ مقیم تھے چالیس ہزار مرد سے اُسکا دفع شر کیا اور اسی حسن خدمت اور مساعی جمیلہ کی برکت سے خراسان کی حکومت پر سرفراز ہوئے اور سنہ ۴۴ چوالیس ہجری مین معاویہ ابن ابی سفیان نے زیاد بن امیہ کو بصرہ اور خراسان اور سیستان کا حاکم کیا اور اسی برس عبد الرحمن بن شمر نے زیاد کے حکم کے موافق کابل فتح کر کے وہان کے باشندون کو مطیع کیا اور اسی عرصہ مین مہلب بن ابی صفرہ کہ امراے عرب کے کبار سے تھا مرو کے اطراف سے کابل اور زابل اور ہندوستان مین آیا اور وہانکے کفار سے جہاد کر کے دس بارہ ہزار ہندی اسیر کیئے اور اسی عرصہ مین بعض مرد ہندو نے شرف خدا کی وحدانیت اور رسالت پناہ کی نبوت کا تصدیق دل سے اقرار کر کے مسلمان ہوئے اور سنہ ۵۳ ترپن ہجری مین طاعون زیاد بن امیہ کی انگلی مین ظاہر ہوا اور اس صدمہ سے وہ جانبر نہوا اُسکے فوت ہونے کے بعد معاویہ نے اُسکے فرزند عبداللہ کو کوفہ کی امارت پر مقرر کیا اور عبداللہ نے بھی چند مرتبہ ماوراء النہر کی طرف جا کر بعض شہر مفتوح کر کے مراجعت کی اور بصرہ کی حکومت پر سرفراز ہوا اور اپنی طرف سے اسلم بن زرعۃ الکلابی کو خراسان کی امارت پر روانہ کیا اور سنہ ۵۰ پچاس ہجری مین معاویہ نے خراسان کی حکومت سعد بن عثمان رض ابن عفان کو دی اور سنہ ۶۲ باسٹھ ہجری مین یزید بن معاویہ نے سلم بن زیاد کو خراسان اور سیستان کی